RS E.P. No 861

رجسٹرڈ ای ۔ پی ۔ نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

بدر

ہفت روزہ

ایڈیٹر:- برکات احمد راجیکی

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

شرح چندہ سالانہ
۶ روپے
فی پرچہ ۲ ۔/

جلد ۲ | ۲۱ احسان ۱۳۳۲ ہش ۔ ۸ شوال ۱۳۷۲ ھ ۔ ۲۱ جون ۱۹۵۳ء | نمبر ۲۳

ہماری ہستی کی انتہائی اغراض

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بعض کہتے ہیں کہ انجمنیں قائم کرنا اور مدارس کھولنا ہی تائید دین کے لئے کافی ہے۔ مگر وہ نہیں سمجھتے کہ دین کس چیز کا نام ہے۔ اور اس ہماری ہستی کی انتہائی اغراض کیا ہیں۔ اور کیونکر اور کن راہوں سے وہ اغراض حاصل ہو سکتے ہیں۔ سو انہیں جاننا چاہیئے کہ انتہائی غرض اس زندگی کی خدا تعالیٰ سے وہ سچا اور یقینی پیوند حاصل کرنا ہے۔ جو تعلقات نفسانیہ سے چھوڑا کر نجات کے سرچشمہ تک پہونچاتا ہے سو اس یقین کامل کی راہیں انسانی بناوٹوں اور تدبیروں سے ہرگز کھل نہیں سکتیں۔ اور انسانوں کا گھڑا ہوا فلسفہ اس جگہ کچھ فائدہ نہیں پہونچاتا۔ بلکہ یہ روشنی ہمیشہ خدا تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے ذریعہ سے ظلمت کے وقت میں آسمان سے نازل کرتا ہے اور جو آسمان سے اُترا وہی آسمان کی طرف لے جاتا ہے۔ سو اے وے لوگو جو ظلمت کے گڑھے میں دبے ہوئے اور شکوک و شبہات کے پنجہ میں اسیر اور نفسانی جذبات کے غلام ہو صرف اسمی اور رسمی اسلام پر ناز مت کرو اور اپنی سچی رفاہیت اور اپنی بہبودی اور اپنی آخری کامیابی انہیں تدبیروں میں نہ سمجھو۔ جو حال کی انجمنوں اور مدارس کے ذریعہ سے کی جاتی ہیں۔ یہ اشغال بنیادی طور پر فائدہ بخش تو ہیں اور ترقیات کا پہلا زینہ متصور ہو سکتے ہیں۔ مگر اصل مدعا سے بہت دور ہیں۔ شاید ان تدبیروں سے دماغی چالاکیاں پیدا ہوں یا طبیعت میں پھرتی اور ذہن میں تیزی اور خشک منطق کی مشق حاصل ہو جائے یا عالمیت یا فاضلیت کا خطاب حاصل کر لیا جائے۔ اور شاید مدت دراز کی تحصیل علمی کے بعد اصل مقصود کے مدعی ہو سکیں مگر تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود۔ سو جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ مبادا سفر آخرت ایسی صورت میں پیش آوے۔ جو در حقیقت الحاد اور بے ایمانی کی صورت ہو۔ یقیناً سمجھو کہ فلاح عاقبت کی امیدوں کا تمام مدار و انحصار ان رسمی علوم کی تحصیل پر ہرگز نہیں ہو سکتا اور اس آسمانی نور کے اُترنے کی ضرورت ہے جو شکوک و شبہات کی آلائشوں کو دور کرتا اور ہوا و ہوس کی آگ کو بجھاتا اور خدا تعالیٰ کی سچی محبت اور سچے عشق اور سچی اطاعت کی طرف کھینچتا ہے۔ اگر تم اپنی کانشنس سے سوال کرو تو یہی جواب پاؤ گے کہ وہ سچی تسلی اور سچی اطمینان کہ جو ایک دم میں روحانی تبدیلی کا موجب ہوتا ہے وہ ابھی تک تم کو حاصل نہیں۔ پس کمال افسوس کی جگہ ہے کہ جس قدر تم رسمی باتوں اور رسمی علوم کی اشاعت کے لئے جوش رکھتے ہو اس کا عشر عشیر بھی آسمانی سلسلہ کی طرف تمہارا خیال نہیں۔ تمہاری زندگی ایسے کاموں کے لئے وقف ہو رہی ہے کہ اول تو وہ کام کسی قسم کا دین سے علاقہ ہی نہیں رکھتے اور اگر ہے بھی تو وہ علاقہ ایک ادنیٰ درجہ کا اور اصل مدعا سے بہت پیچھے۔ ہاں ہوا ہے اگر تم میں وہ حواس ہیں اور وہ عقل جو ضروری مطلب پر جا ٹھہرتی ہے تو تم ہرگز آرام نہ کرو جب تک وہ اصل مطلب تمہیں حاصل نہ ہو جائے اے لوگو تم اپنے سچے خداوند خدا اپنے حقیقی خالق اپنے واقعی معبود کی شناخت اور محبت اور اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہو پس جب تک یہ امر جو تمہاری خلقت کی علت غائی ہے بطور یقین تم میں ظاہر نہ ہو تب تک تم اپنی حقیقی نجات سے بہت دور ہو۔ اگر تم انصاف سے بات کرو تو تم اپنی اندرونی حالت پر آپ ہی گواہ ہو سکتے ہو کہ بجائے خدا پرستی کے ہر دم دنیا پرستی کا ایک قوی ہیکل بُت تمہارے دل کے سامنے ہے جو کو تم ایک ایک سیکنڈ میں ہزار ہزار سجدہ کر رہے ہو۔

(فتح اسلام صفحہ ۳۸ تا ۴۰)

اردو زبان کے متعلق ہلکے ہلکے اشارے

آج کل ہندوستان کے طول و عرض میں متعصب طبقہ کی طرف سے جن میں ملک کے بعض ارباب بسط و کشاد بھی شامل ہیں اردو زبان کی جو مخالفت ہو رہی ہے اس کو خواہ کسی زاویہ نگاہ سے دیکھا جائے وہ غیر معقول اور ملک کے مفاد کے خلاف ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہند اور بہت سے لیڈر اور نیتا اس بات کا اظہار کر چکے ہیں کہ اردو یا ہندوستانی ہندوستان کی زبان ہے۔ یہیں اس نے جنم لیا اور اسی ملک میں یہ پروان چڑھی ہم اسے پاکستان یا کسی اور ملک کو نہیں دے سکتے اور نہ یہ کسی اور ملک کی زبان ہے افسوس ہے کہ باوجود اس کے اس زبان کی جڑوں پر تبر چلایا جا رہا ہے۔ اور مختلف قوموں اور اہل مذاہب کے باہمی اتحاد و محبت کے اس قیمتی سرمایہ کو ضائع کیا جا رہا ہے اس زبان کے ملک کے لئے داخلی اعتبار سے ہی فوائد نہیں بلکہ ہندوستان کے ہمسایہ ممالک مثلاً پاکستان ۔ افغانستان اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کے ساتھ لسانی رشتہ قائم رکھنے کے لئے اس زبان کا وجود از بس ضروری ہے لیکن افسوس ہے کہ ان زبانوں کو تو برداشت کیا جا رہا ہے جو ملک کے ایک نہایت چھوٹے سے حصہ میں محدود ہیں اور جن کا بیرونی ممالک سے بھی کوئی جوڑ اور تعلق نہیں۔ لیکن بیچاری اردو زبان اپنی ہمہ گیری اور بے حد افادیت کے باوجود خار کی طرح کھٹک رہی ہے۔ اور اس کو ختم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کیا جا رہا ہے

یہ بات نہایت ہی رنجدہ ہے کہ اردو کی نسبت حقائق کو جھٹلاتے ہوئے یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ملک کے کسی حصہ میں بھی مافی الضمیر کی ادائیگی کے لئے استعمال نہیں ہوتی۔ لیکن جب پراپیگنڈا یا عوام تک پہنچنے کی ضرورت پڑتی ہے تو مجبوراً اسی سوتیلی اور ناخلف سپتری کو گلے لگایا جاتا ہے۔

پنڈت نہرو نے لدھیانہ اور بٹالہ میں تقریر کرتے ہوئے بجا طور پر فرمایا تھا کہ پنجاب میں ہندی اور گورمکھی کا جھگڑا اپیل سا ہے لیکن اس جھگڑے کے لئے زبان اردو استعمال کی جاتی ہے۔ حالات کی مجبوری سے اب آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے تو اردو کا وجود اور کسی قدر حیثیت بھی تسلیم کر لی ہے۔ لیکن باوجود یہ سب کچھ ہونے کے اور دستور ہند میں بھی اردو کو ملک کی زبان تسلیم کئے جانے کے نہایت ڈھٹائی سے اس کے وجود کا انکار کیا جا رہا ہے۔

یہ بات تعجب انگیز ہے کہ وہ لوگ جو بانگ بلند ملک میں اردو زبان کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔ اور تکلیف اور بناوٹ سے پراچین تہذیب کو اجاگر کرنے کے نام پر سنسکرت کے الفاظ استعمال میں لاتے ہیں اپنی روزمرہ کی گفتگو میں اور اس وقت جب ان کو عوام تک رسائی حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی "اچھوت" اور "ملیچھ" زبان اردو کو استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر جنوری میں جو آل انڈیا کانگریس کا اجلاس حیدر آباد میں ہوا۔ اس میں تقریر کرنے والے حضرات کے چند فقرے ملاحظہ ہوں۔

سیٹھ گوبنداس نے تقریر کرتے ہوئے اس بدیشی زبان میں ہی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ مثلاً آپ نے فرمایا:-

"ہمارے لئے خطرے سے خالی نہیں"۔

"ناراض ہو گئے"۔

"اطمینان دلاتا ہوں"۔

"آپ حضرات کو یقین دلاتا ہوں"۔

"بخوبی واقف ہوں"۔

"بہت زبردست غلطی ہو گئی"۔

"نہایت اہم کام انجام دیا ہے"۔

مدھیہ بھارت کے نمائندے مسٹر پرکاش کی تقریر کے چند الفاظ ملاحظہ ہوں:-

"ایمانداری سے قبول کریں"۔

"منشا یہی ہے"۔

"باوجود تمام مشکلات کے میں امید کرتا ہوں"۔

ناگپور کے نمائندے پیلی وال جی کی تقریر میں سے چند نمونے یہ ہیں:-

"شاید آپ حضرات یقین نہیں جانتے"۔

"ہم دیش کے سپوت ہیں اس لئے ٹھیک ٹھیک نمائندگی کرنا ہمارا فرض ہے"۔

"وقت کا غلط استعمال نہایت برا ہوگا"۔

"خالی خولی اپیل کرنے سے کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا"۔

وغیرہ وغیرہ۔ (بحوالہ ہماری زبان)

کاش کوئی ان اشاروں کو سمجھے۔ اور اس قیمتی اور مفید زبان کو جو ملک کے مختلف حصوں اور طبقوں کو متحد کرنے کا ایک عمدہ ذریعہ ہے مٹنے سے بچائے۔

بھائی عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر بدر قادیان سے شائع کیا۔

تحریک جدید دفتر اول سال ۱۹ ۲۹ رمضان المبارک تک سو فیصدی وعدے پورے کرنیوالے مجاہدین کی تیسری فہرست

۲۹ رمضان المبارک تک سو فیصدی وعدہ ادا کرنے والوں کی فہرست علاوہ اخبار میں شائع کرنے کے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی جا چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔

جو احباب کسی وجہ سے ابھی تک اپنے وعدوں کی ادائیگی نہیں کر سکے ان کو بھی چاہیئے کہ جلد ادا کر کے خدا تعالیٰ کے حضور اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کے حضور سرخرو ہو جائیں۔ ایسے احباب کے نام جو ۳۱ اگست تک اپنے وعدے سو فیصدی ادا کر دیں گے۔ حضرت اقدس کے حضور بغرض دعا پیش کئے جائیں گے۔ پس احباب ۳۱ اگست کی تاریخ نوٹ فرمالیں اور اس تاریخ تک اپنا وعدہ سو فیصدی ادا کر کے اپنے پیارے امام کی دعاؤں کی برکت سے مالا مال ہوں۔ سیکرٹریان مال اور عہدیداران کا فرض ہے کہ وہ اس تاریخ تک زیادہ سے زیادہ وصولی کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱	مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب ج پور	۴۹۱/-/-
۲	” امیر احمد صاحب درویش قادیان	۵/۴/-
۳	” عبداللہ خان صاحب ”	۱۱/۸/-
۴	” چوہدری سکندر دین صاحب ”	۱۹/-/-
۵	مکرمہ حمیدہ خاتون صاحبہ سونگھڑہ	۱۴/-/-
۶	مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب مالاباری مبلغ سلسلہ	۸۳/-/-
۷	” سید وزارت حسین صاحب مونگھیر	۲۰۷/-/-
۸	اہلیہ صاحبہ ” ”	۳۹/-/-
۹	احمدی بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسمٰعیل صاحب غوری یادگیر	۲۱/-/-
۱۰	محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ اکبر حسین صاحب یادگیر	۳۷/-/-
۱۱	سکینہ بائی بیگم صاحبہ اہلیہ جعفر سیٹھ حبیب اللہ الہ دین صاحب سکندرآباد	۲۱۰/-/-
۱۲	فاطمہ بائی بیگم صاحبہ اہلیہ فاضل الہ دین صاحب سکندرآباد	۱۴۶/-/-
۱۳	محمد صالح صاحب ابن فاضل الہ دین صاحب سکندرآباد	۲۵/-/-
۱۴	محمود احمد صاحب ابن فاضل الہ دین صاحب سکندرآباد	۲۴/-/-
۱۵	مبارکہ صاحبہ بنت فاضل الہ دین صاحب سکندرآباد	۲۴/-/-
۱۶	مکرم غلام قادر صاحب شرق سکندرآباد	۱۵۶/-/-
۱۷	سلمیٰ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام قادر صاحب شرق سکندرآباد	۸۷/۸/-
۱۸	نذیر احمد صاحب ابن غلام قادر صاحب شرق سکندرآباد	۸۷/۸/-
۱۹	عبدالصمد صاحب چڈچڑ سکندرآباد	۶۰/-/-
۲۰	مکرم فیض النساء بیگم صاحبہ سیٹھ علی محمد صاحب سکندرآباد	۱۳۴/-/-
۲۱	صالح محمد صاحب ابن سیٹھ علی محمد صاحب	۲۳/۸/-
۲۲	مکرم رشید احمد صاحب ابن سیٹھ علی محمد صاحب سکندرآباد	۲۳/۸/-
۲۳	مکرمہ بانو بیگم صاحبہ اہلیہ رشید الدین صاحب سکندرآباد	۵۶/-/-
۲۴	مکرم امیر احمد صاحب جنگلور	۱۵۶/-/-
۲۵	مکرمہ اہلیہ صاحبہ امیر احمد صاحب جنگلور	۱۰۸/-/-
۲۶	محمد عبداللہ انچارج دفتر تحریک جدید قادیان	۱۲/۶/-
۲۷	مکرم حافظ عبدالدین گجراتی درویش قادیان	۱۰/-/-
۲۸	مکرم مولوی حسام الدین صاحب سونگھڑہ	۱۵/-/-
۲۹	مکرمہ اہلیہ علی غوری صاحب حیدرآباد	۶/۸/-
۳۰	مکرم محمد عبدالعزیز صاحب ارنگل حیدرآباد	۵۷/-/-
۳۱	مکرم زین العابدین صاحب سونگھڑہ	۵/-/-
۳۲	” ڈاکٹر محمد یونس صاحب حیدرآباد	۱۰۷/-/-
۳۳	مکرمہ امتہ الحی بیگم صاحبہ ”	۱۲۹/-/-
۳۴	مکرم محمد عبدالسلام صاحب ”	۱۰۶/-/-
۳۵	مکرم غلام حسین خاں صاحب حیدرآباد	۵/۴/-
۳۶	مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ اہلیہ خلیل احمد صاحب ناصر حیدرآباد	۱۲۰/-/-
۳۷	مکرم محمد اکرم صاحب فرزند سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد	۲۲/-/-

میزان [illegible]

تحریک جدید دفتر دوم سال ۹ ۲۹ رمضان المبارک تک سو فیصدی وعدہ پورا کرنیوالے مجاہدین کی تیسری فہرست

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱	مکرمہ اہلیہ بابو تاج الدین صاحب سہر یکر	۵/-/-
۲	مکرمہ صفیہ بی بی صاحبہ اہلیہ حکیم اللہ صاحب شموگہ	۳۶/-/-
۳	مکرم سید محمد جعفر صاحب شموگہ	۱۱/-/-
۴	مکرمہ اہلیہ صاحبہ سید محمد جعفر صاحب شموگہ	۶/-/-
۵	مکرم محمد یونس صاحب بہرام پور	۵/-/-
۶	مکرمہ صاحبہ اہلیہ ملک عبدالعزیز صاحب آڑھا	۵/-/-
۷	مکرم ملک عبدالعزیز صاحب آڑھا	۵/-/-
۸	مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ آڑھا	۵/-/-
۹	بچگان مکرم سید وزارت حسین صاحب مونگھیر	۴/-/-
۱۰	مکرم غلام ربانی صاحب درویش	۲۶/۸/-
۱۱	” بشیر احمد صاحب ظفر ”	۵/۴/-
۱۲	” قاضی عبدالحمید ”	۷/-/-
۱۳	مکرمہ اہلیہ صاحبہ قاضی عبدالحمید صاحب درویش قادیان	۵/۲/-
۱۴	مکرم قاضی عبدالعزیز صاحب مرحوم والد قاضی عبدالحمید صاحب درویش	۵/-/-
۱۵	مکرم برکت علی صاحب [illegible] درویش	۵/-/-
۱۶	مکرمہ تمیزن خاتون صاحبہ اہلیہ جمیل احمد صاحب درویش قادیان	۸/۴/-
۱۷	مکرم محمد اسحاق صاحب تنگلی	۱۵/۸/-
۱۸	مکرمہ تنظیم بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اسحاق صاحب درویش قادیان	۵/۸/-
۱۹	مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب حافظ آبادی درویش قادیان	۵/۱/-
۲۰	مکرم غلام قادر صاحب گجراتی درویش قادیان	۲۶/۸/-
۲۱	مکرم خدا بخش صاحب سندھی درویش قادیان	۵/۱۲/-
۲۲	مکرمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمود احمد صاحب درویش قادیان سال ۸ تا ۱۱ مئی	۲۵/-/-
۲۳	مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب مبار درویش قادیان	۵/۸/-
۲۴	مکرمہ ڈولی بیگم صاحبہ اہلیہ سید حسین صاحب کاپی گوڑہ سکندرآباد	۷/۱۲/-
۲۵	مکرم سید عمر ابن سید حسین صاحب کاپی گوڑہ سکندرآباد	۱۰/۵/-
۲۶	مکرم سید جہانگیر احمد صاحب ابن سید حسین صاحب کاپی گوڑہ	۱۸/-/-
۲۷	مکرمہ اہلیہ سید جہانگیر احمد صاحب ابن سید حسین صاحب کاپی گوڑہ سکندرآباد	۷/-/-
۲۸	عائشہ سلطانہ صاحبہ ایم-اے بی-ٹی اہلیہ سیٹھ محمد یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد	۱۴۳/-/-
۲۹	مکرم محمد لٰسین الہ دین صاحب ابن سیٹھ یوسف الہ دین سکندرآباد	۱۷/-/-
۳۰	مکرمہ مبارکہ الہ دین صاحبہ بنت سیٹھ محمد یوسف الہ دین سکندرآباد	۱۰/-/-
۳۱	مکرمہ آمنہ الہ دین صاحبہ بنت سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد	۹/-/-
۳۲	مکرم محمد یامین الہ دین صاحب ابن سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندرآباد	۵/-/-
۳۳	مکرمہ عظیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب سکندرآباد	۳۹/-/-
۳۴	مکرمہ صغیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام قادر صاحب شرق سکندرآباد	۱۹/-/-
۳۵	مکرمہ آسیہ صاحبہ بنت سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سکندرآباد	۱۳/۸/-
۳۶	مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سکندرآباد	۱۳/۸/-

(باقی صفحہ کالم ۱ پر)

اخبار احمدیہ

ربوہ مبارکہ ۱۸ جون - حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم-اے مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

”سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج لاہور سے واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ حضور بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت سے ہیں۔“

احباب اپنے محبوب آقا کی صحت کاملہ و درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

دو سوالوں کے جواب

(۱) دل کا چین کس طرح حاصل ہو سکتا ہے؟
(۲) فانی انسان پیدا کرنے کی غرض کیا ہے؟

ایک تعلیم یافتہ ہندو صاحب نے کچھ سوالات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف بھجوائے تھے۔ ان سوالات کا جو جواب

سوال نمبر۱۔ دل کا چین کس طرح حاصل کیا جائے؟
سوال نمبر۲۔ اس فانی دنیا میں ایک فانی انسان پیدا کرنے کی غرض کیا ہے؟

جواب۔ یہ درحقیقت دونوں سوال ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور درحقیقت دوسرا سوال پہلا ہے اور پہلا پچھلا ہے۔ اس لئے میں پہلے دوسرے سوال کو لیتا ہوں (پھر پہلے سوال کو لوں گا) جو یہ ہے کہ اس فانی دنیا میں فانی انسان کو کیوں پیدا کیا گیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ دنیا تو فانی ہے لیکن انسان ان معنوں میں فانی نہیں ہے جن معنوں میں لوگ سمجھتے ہیں۔ درحقیقت انسان کا اصل حصہ یعنی اس کی روح زندہ رہنے والی ہے۔ اور صرف جگہ بدلنے والی ہے۔ اور جگہیں تو انسان روز بدلتا ہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق کوئی انسان ایسا نہیں جو کہ فنا ہونے والا ہو۔ تمام انسان مرنے کے بعد ایک اور دنیا میں جا کے بسیں گے۔ جو کمزور ہوں گے جن کی روحانیت نے ایسی طاقت نہیں پیدا کی ہوگی۔ کہ وہ خالق کل اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والی اعلیٰ روحوں سے مل سکیں۔ اور ان کا فیض حاصل کر سکیں۔ وہ پہلے کچھ عرصہ تک ایسے مقام میں رکھے جائیں گے۔ جہاں ان کا روحانی علاج ہوگا جسے قرآنی اصطلاح میں جہنم یا نار کہتے ہیں۔ جیسی جیسی ان کی بیماری ہوگی۔ اس کے مطابق چھوٹے یا لمبے عرصہ میں وہ تندرست ہو کر وہاں سے نکلتے آئیں گے۔ اور اس مقام کی طرف منتقل ہوتے چلے جائیں گے۔ جس کو قرآنی اصطلاح میں جنت کہتے ہیں۔ اور جس میں خدا تعالیٰ کا دیدار اس کا قرب اور روحانی کمال حاصل ہوگا۔

پس اس تشریح کی رو سے انسان فانی نہیں۔ اس فانی دنیا میں وہ تکمیل علم کے لئے آیا ہے۔ جیسے مدرسوں کی جماعتیں تکمیل علم کے لئے ہوتی ہیں۔ کسی شخص کا عارضی طور پر سکول میں رہنا اس بات کی علامت نہیں کہ سکول فضول ہے۔ بلکہ اس بات کی علامت ہے کہ طالب علم نے جو کچھ سیکھنا تھا سیکھ لیا۔ اب وہ اسے استعمال کرنے کے لئے دوسری زندگی میں داخل ہوگا۔ پس جو نسبت سکول کا زمانہ کام کرنے کی زندگی سے رکھتا ہے۔ وہی نسبت اس دنیا کی زندگی کو اگلے جہان کی زندگی سے ہے۔ اس دنیا کی زندگی کا فانی ہونا ایک رحمت ہے۔ عذاب نہیں۔ پریشانی نہیں۔ جس طرح سکول کی زندگی کا محدود ہونا عذاب نہیں پریشانی نہیں۔ بلکہ رحمت ہے۔ اگر طالب علم ساری عمر سکول میں ہی بیٹھے رہتے تو یہ کتنی خرابی کی بات ہوتی۔

پہلا سوال آپ کا یہ تھا کہ اطمینان دل کس طرح حاصل کیا جائے۔ یاد رکھنا چاہئیے کہ اطمینان مراد کے حاصل ہونے سے ہوتا ہے مثلاً آپ اندھیرے میں ہیں۔ آپ نے کوئی کتاب پڑھنی ہے۔ روشنی کی ضرورت ہے۔ جب تک روشنی نہ ملے آپ کو گھبراہٹ رہے گی۔ روشنی مل جائے گی تو اطمینان دل حاصل ہو جائے گا۔ یا آپ کو بھوک لگی ہے۔ جب تک کھانا نہیں ملتا۔ آپ کو گھبراہٹ رہے گی۔ جب کھانا مل جائے گا۔ اور آپ کھانا کھا لیں گے۔ تو آپ کی گھبراہٹ دور ہو جائے گی۔ پس اطمینان دل دو ہی طرح حاصل ہو سکتا ہے۔ یا ضرورتوں کے پورا ہو جانے سے یا اس بات کے سمجھ جانے سے کہ جسے میں ضرورت سمجھتا تھا۔ وہ ضرورت نہیں تھی۔ مثلاً بچے بعض دفعہ کہانیاں سن کے پریوں اور جنوں کی ملاقات کی خواہش رکھتے ہیں۔ یا جادو کے کرشمے دیکھنا چاہتے ہیں۔ جب تک وہ ان چیزوں کو صحیح سمجھتے ہیں ان کے ملنے کی تڑپ بھی ان کے دل میں رہتی ہے۔ اور نہ ملنے سے تکلیف بھی ہوتی ہے۔ لیکن جب بڑے ہو کر ان چیزوں کی حقیقت ان پر کھل جاتی ہے۔ تو نہ ملنے کی خواہش ہوتی ہے اور نہ نہ ملنے سے تکلیف۔ پس اطمینان قلب دو ہی طرح ہو سکتا ہے۔ یا تو اس طرح کہ جو خواہش دل میں پیدا ہو پوری ہو جائے یا اس طرح کہ تمام فضول اور لغو خواہشوں سے دل ہٹ جائے۔ اور صرف ایسی خواہشات رہ جائیں جو اچھی بھی ہیں اور حاصل بھی ہو سکیں

جب کوئی اس مقام پر پہونچ جائے تو اسے اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ ہم نے انسان کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرے اور پھر فرماتا ہے کہ جو لوگ اس مقصد کے لئے سچی کوشش کریں۔ ہم ذمہ وار ہیں کہ ان کو یہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔ گویا قرآن اطمینان دل کی ذمہ واری لیتا ہے۔

پہلی آیت میں تو وہ یہ ہدایت دیتا ہے کہ انسان کو یہ مدنظر رکھنا چاہئیے کہ اس دنیا میں میری پیدائش کسی اعلیٰ مقصد کے لئے ہے اور وہ مقصد یہ ہے کہ صفات الٰہیہ میں اپنے اندر پیدا کر لوں یا دوسرے لفظوں میں خدا تعالیٰ کے لئے آئینہ بن جاؤں۔ جس میں اس کی صورت نظر آئے۔ اور دوسری آیت میں بتایا ہے کہ اس مقصد کے حاصل کرنے میں اگر سچی نیت سے کوئی شخص کوشش کرے گا تو میں اس کو ضرور کامیاب کر دوں گا ظاہر بات ہے کہ اگر کوئی شخص یہ بات سمجھ جائے کہ میں فانی نہیں ہوں۔ اس لئے مجھے فانی چیزوں کی خواہش اتنی نہیں کرنی چاہئیے۔ صرف میرا جسم فانی ہے اس کے لئے میں کچھ فانی چیزوں کے لئے کوشش کروں تو کر لوں۔ میری روح فانی نہیں ہے۔ اس کے لئے میں غیر فانی اخلاق کی جستجو کروں گا اور پھر خدا کی مدد سے اس کی یہ جستجو پوری بھی ہو جائے۔ تو چونکہ اس کی تمنا پوری ہو جائے گی۔ اسے اطمینان قلب بھی حاصل ہو جائے گا

لیکن اگر وہ بندروں کی طرح درخت کی شاخوں پر اچھلتا پھرے گا اور اپنی لافانی ہستی کو بھول کر فانی جسم کے فانی لذتوں کی تلاش میں لگا رہے گا تو ایسی چیزوں کی خواہش اُسے پیدا ہو جائیگی کہ وہ اُسے پورا کرنے کے قابل نہیں ہو سکے گا۔ اور ان چیزوں کی تلاش میں خدا تعالیٰ کی مدد بھی اسے حاصل نہیں ہوگی۔ اسلئے اس کی ناکامیوں کی تعداد کامیابیوں سے بڑھ جائیگی اور اطمینان دل حاصل نہیں ہو سکیگا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے دل یکسوئی

Concentration of mind

کا حصہ پاتے ہیں وہ لوگ کبھی کوئی سیاسی مقصد اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں۔ کبھی تمدنی مقصد اپنے سامنے رکھ لیتے ہیں۔ اور متواتر کوششوں سے کچھ کامیابیاں بھی دیکھ لیتے ہیں۔ ان لوگوں کو بھی ظاہری طور پر اطمینان قلب حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ اطمینان قلب ایسا ہی ہوتا ہے۔ جیسے بچہ کو کھلونا مل جانے سے ہوتا ہے۔ ان کے اطمینان دل کی وجہ مقاصد عالیہ کا پورا ہونا نہیں ہوتا۔ بلکہ مقاصد سافلہ کو بھلا دینا ہوتا ہے۔ وہ فکری افیون کا شکار ہوتے ہیں۔ ان کا دماغ انہیں فکری افیون کھلا دیتا ہے۔ اور وہ درد کی موجودگی میں اس کے احساس سے محروم ہو جاتے ہیں۔

قرآن کریم کا مکمل انگریزی ترجمہ

جناب وکیل التالیف والتصنیف ربوہ اس بات کی اطلاع دیتے ہیں کہ قرآن کریم کا مکمل انگریزی ترجمہ ۸½ × ۶ انچ سائز کے ۸۲۰ صفحات پر جلد تر شائع ہو رہا ہے۔ اس کی طباعت کا انتظام یورپ میں کیا گیا ہے۔ ضروری ہے کہ اس قیمتی خزانہ کو ہر انگریزی دان تک پہنچایا جائے اور مرکزی لائبریریوں میں متعدد نسخہ جات رکھوائے جائیں۔ پس میں تمام احمدی حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ زیادہ سے زیادہ نسخہ جات ریزرو کروانے کے لئے اطلاع دیں۔ اور خود بھی مطالعہ کریں اور اپنے دوستوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔ تبلیغ حق کا بہترین ذریعہ کلام پاک کی اشاعت ہے۔ نہایت باموقعہ اور شاندار چیز ہے۔ قیمت مجلد تقریباً ۱۲ روپے فی نسخہ ہوگی۔ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

درخواستہائے دعا۔ (۱) میرے خالہ زاد بھائی میاں حفیظ احمد پر سخت حملہ مرض سرسام کا ہوا ہے جو عزیز موصوف کو ڈاکٹری مشورہ کی بنا پر پاگلوں کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے تمام بزرگان سلسلہ اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام خلیفہ اول اور خلیفہ ثانی سے خصوصاً اور دیگر احباب جماعت سے عموماً عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ انکی جلد شفایابی کیلئے دعا فرمائیں چند ہی سال ہوئے کہ عزیز موصوف کے بڑے بھائی کا اس مرض میں انتقال ہو گیا ہے لہذا سب کوئی گھبرائے ہوئے ہیں۔ احباب کرام عزیز موصوف کی جلد صحت یابی کیلئے درد دل سے دعا فرما کر مجھے اور انکے والد منشی توکل علی صاحب ملتانی کو بھی ممنون و مشکور فرماویں گے۔ العارض حسام الدین احمد کلکتہ۔ (۲) سیٹھ محمد صدیق صاحب کلکتہ کا صاحبزادہ عزیز منیر احمد واقف زندگی لاہور میں میڈیکل کالج میں تعلیم پا رہا ہے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے اگرچہ بخار ٹوٹ جانیکی اطلاع مل چکی ہے تاہم کامل شفایابی کیلئے خصوصیت سے دعا کی درخواست ہے۔ (۳) خاکسار لمبا عرصہ سے بعارضہ خرابی پھیپھڑے بیمار ہے پہلے کراچی ہاسپٹل میں رہا اور ۲۲ ماہ اور اب لاہور کے میو ہاسپٹل میں بیمار ہوں۔ کھانسی کی بھی تکلیف ہے۔ بزرگان سلسلہ احباب کرام درویشان قادیان سے خاص طور پر درخواست دعا ہے۔ خاکسار سعید خالد لاہور۔

ہفت روزہ بدر قادیان ۱۲ رجون ۱۹۵۲ء

ہندوستان کی تجوریوں کا سرمایہ

معاصر "ریاست" دہلی مورخہ ۸ رجون ۱۹۵۲ء میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ پولیس نے دہلی کے چاوڑی بازار کی ایک فرم کی ایک مقدمہ کے سلسلہ میں تلاشی لی۔ تو اس فرم کی بلڈنگ کے تہ خانہ میں ایک تجوری رکھی تھی۔ جس کو کھولا گیا۔ تو اس میں کئی لاکھ روپیہ نقد اور کئی لاکھ کے جواہرات موجود پائے گئے۔

اس خبر کو شائع کرنے کے بعد معاصر مذکور لکھتا ہے:۔

"سوال تو یہ ہے کہ جو لوگ لاکھوں روپیہ کا سرمایہ اپنے گھروں میں بند کر کے رکھیں اور اس روپیہ کو انڈسٹری یا ملک کی دوسری ضروریات پر نہ لگائیں۔ کیا ایسے لوگوں کو محب الوطن کہا جا سکتا ہے۔ اور یہ تو ایک سیٹھ کے گھر کا حال ہے۔ کیا ہندوستان میں ایسے ہزارہا کوبرے سانپ نہیں۔ جو روپیہ کو دبائے بیٹھے ہیں۔ اور اس روپیہ کو پبلک کے کاموں میں صرف نہیں کرتے۔ ضرورت ہے کہ گورنمنٹ ہند ایک ایسے قانون کے ذریعے لوگوں کا زیادہ روپیہ اپنے قبضہ میں رکھنا جرم قرار دے۔ ورنہ ایسے قانون کے نہ ہونے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہندوستان میں کمیونزم کا علم بلند ہو۔ اور پھر نہ معلوم ہیں کتنے مزید عرصہ تک امن اور اطمینان نصیب نہ ہو سکے"۔

معاصر نے جس خطرے کا اظہار کیا ہے وہ یقیناً سنجیدگی سے زیر غور لانے کے لائق ہے۔ نہ صرف یہ کہ اتنے روپیہ کو تجوریوں میں بند کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے۔ بلکہ دوسری اشیاء کی ذخیرہ اندوزی کے متعلق بھی جو روپیہ کو بند کرنے کا باعث ہو سکتی ہیں۔ خواہ وہ زیورات ہوں۔ یا مویشی و اجناس وغیرہ معاملہ کو زیر غور لانا چاہیئے۔ تاکہ ملک کی دولت بند ہو کر نہ پڑی رہے۔ اور وہ روپیہ کاروبار میں مسلسل استعمال میں آتا رہے اور غریبوں، بیکاروں اور ناداروں کی روزی کا سامان پیدا ہو۔

ہمارے نزدیک حکومت ہند کو ہورڈنگ (hoarding) کی اس لعنت سے نجات حاصل کرنے کے لئے نئی لائنوں پر غور و فکر کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اسلام نے جو زکواۃ کا ٹیکس مقرر کیا ہے۔ اور جو جمع شدہ روپیہ۔ زیورات مویشیوں اور اجناس وغیرہ پر جو استعمال میں نہیں آتیں لگایا جاتا ہے۔ اسی طریق پر ہر قسم کی ذخیرہ اندوزی پر ٹیکس عائد کرنا چاہیئے۔

اسلام نے یہ طریق مقرر کیا ہے کہ امراء سے ایسے ٹیکس کی حاصل کردہ رقوم اور غرباء اور بے سروسامانوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے صرف کی جائیں۔ اگر اسی رنگ میں قانون وضع کر لیا جائے۔ تو کمیونزم کا خطرہ خود بخود رفع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے قانون سے ایک طرف امراء ٹیکس سے بچنے کے لئے روپیہ کو کام پر لگائیں گے۔ اور ذخیرہ اندوزی کم ہوگی۔ دوسرے جن لوگوں کے پاس پھر بھی روپیہ یا سامان جمع کرنے کے لئے بیچ رہے گا۔ ان پر ٹیکس لگ جائے گا۔ اور یہ ٹیکس کا روپیہ غرباء کے کاروبار اور امداد وغیرہ کے لئے استعمال ہو سکے گا۔

امید ہے کہ ہماری سرکار اس تجربہ شدہ اور مفید طریق کار کو جو سینکڑوں سال تک غرباء اور ناداروں کی مشکلات کے ازالہ کا باعث رہا ہے اب پھر رائج کر کے ملک میں خوشحالی اور فارغ البالی کا دور دورہ کرے گی۔

نو ماہ قید کی سزا

معاصر "ریاست" دہلی ایک نابالغ لڑکی کے اغوا کے سلسلہ میں ایک قلی کو نو ماہ کی سزا ملنے کے متعلق رقمطراز ہے کہ:۔

"سوال یہ ہے کہ ایک نابالغ لڑکی کے اغوا کرنے والے کو صرف نو ماہ قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔ تو پھر ہمارے ملک میں جرائم کے کم ہونے کا کیا سوال ہے۔ جہاں ادنےٰ کلاس اور جرائم پیشہ لوگ نو ماہ کی سزا کو ایسا سمجھتے ہیں۔ جیسے داماد اپنے سسرال چلا گیا۔ اور جہاں قید ہونا بے عزتی قرار نہیں دیا جاتا۔ ہم اس سے پہلے کئی بار حکومت اور ہائی کورٹوں سے درخواست کر چکے ہیں۔ کہ اخلاقی جرائم کے مجرموں کو سخت ترین اور عبرتناک سزائیں دینے کے لئے مجسٹریٹوں کو ہدایت کی جائے۔ کیونکہ ان لوگوں کو کم سزا کا دیا جانا ان کی حوصلہ افزائی کا باعث ثابت ہو رہا ہے"۔

درحقیقت اخلاقی جرائم کی سزائیں جب تک سخت اور عبرتناک نہ دی جائیں جرائم کا قلع قمع نہیں ہو سکتا۔ اور سوسائٹی کا شریف طبقہ امن و آرام سے نہیں رہ سکتا۔ ایسے جرائم کی عبرتناک سزائیں دینے سے یقیناً ان کا ارتکاب آئندہ کے لئے رک جاتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں جرائم پیشہ لوگ اسی طرح اصلاح پذیر ہو جاتے ہیں کہ کسی سزا دینے کی نوبت ہی نہیں آتی۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام جو ایک کامل مذہب ہے اس نے اس قسم کے اخلاقی جرائم کی سزائیں سخت عبرتناک مقرر کی ہیں۔ مثلاً چور کی سزا یہ مقرر کی ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ اب ظاہر ہے کہ جس محلہ یا گاؤں یا شہر میں کسی چور کو ایک دفعہ ہاتھ کے کاٹے جانے کی سزا مل جائے گی آئندہ اس جگہ کسی کو ایسے جرم کے ارتکاب کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ اور یہ سزا ایسی ہے کہ اس کا صرف ایک دفعہ یا چند دفعہ دیا جانا ہی سوسائٹی کو اس شنیع جرم سے پاک کرنے کے لئے کافی ہے

ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت سزاؤں کے مسئلہ پر ضرور سنجیدگی سے غور کرے گی۔ تاکہ ہمارے ملک میں گرے ہوئے اخلاقی جرائم کم سے کم ہو سکیں۔

اسلام کی فتح

دنیا میں بے شمار مصلحین اور ریفارمر ہوئے ہیں۔ جنہوں نے مختلف ممالک اور طبقات میں مختلف زاویہ ہائے نگاہ سے اصلاح کرنے کی کوشش کی ہے۔ بسا اوقات اصلاح کی ان کوششوں کے ساتھ قانونی اور ریاستی طاقت مل کر ان کو مؤثر بنانے کا موجب بھی ہوتی رہی۔

لیکن بایں ہمہ بعض ایسے عیوب اور نقائص بھی سوسائٹی میں رواج پا جاتے ہیں۔ جن کو سوشل ریفارمر بلکہ حکومت کا قانون بھی مٹانے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ شراب کی بندش کے لئے امریکہ میں سخت سے سخت قوانین وضع کئے گئے۔ اور ہر رنگ میں اس ام الخبائث کے استعمال کو روکنے کی کوشش کی گئی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ اسی طرح ہندوستان میں دولتوں کا جو پرانا طریق ہندوؤں میں رائج ہے۔ اور جس کی رو سے اگر ملک کا ایک ذرہ عرش پر بٹھایا گیا ہے تو دوسرا ذرہ عرش پر بٹھایا گیا ہے تو دوسرا فرش پر پھینکا جا کر ہر قسم کے ابتدائی انسانی حقوق سے محروم کیا گیا ہے اس کو مٹانے کے لئے گاندھی جی اور بہت سے دوسرے لیڈروں نے مقدور بھر کوشش کی۔ اور ہندوستان کے نئے دستور میں ملک کے سب باشندوں کو مساوی حقوق دینے کا فیصلہ کر کے برہمن اور شودر کے فرق کو از روئے قانون مٹایا گیا۔

لیکن افسوس ہے کہ باوجود ان سب کوششوں اور قانونی طاقت کے ابھی تک برہمن۔ برہمن ہی ہیں۔ اور شودر شودر ہی ہے۔ وہ ابھی تک ملک کے اکثر حصوں میں ہری جن (خدا کا بندہ) نام رکھا کر بھی شیطان کی طرح دھتکارا جا رہا ہے۔ اور انسانی حقوق سے محروم ہے۔

حضرت بانی اسلام محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے اور آپ نے گری ہوئی اور طرح طرح کے گناہوں اور گندگیوں میں ملوث سوسائٹی کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا تو یہ بات دیکھ کر دنیا حیران ہو گئی۔ کہ آپ کو اپنے اصلاحی مشن میں شاندار کامیابی ہوئی۔ چنانچہ جس شراب خوری کو آج تہذیب یافتہ زمانہ میں امریکہ ترک نہ کرا سکی۔ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان نے سرزمین عرب سے ختم کر دیا۔

پھر انسانی مساوات کے متعلق جو تعلیم آپ نے دی اور جس کو موجودہ زمانہ کے مدبرین اور ریفارمر اور سرکاری قانون باوجود پوری کوشش کے قائم نہ کر سکا۔ آپ کے ذریعہ سے نہایت شاندار طریق پر قائم ہو گئی۔ چنانچہ اس بارہ میں مشہور مستشرق پروفیسر ایچ۔ اے۔ آر گب (H. A. R. Gibb) لکھتا ہے:۔

"اسلام کے سوا دنیا کی کسی اور سوسائٹی کو مختلف اقوام عالم کو ایک ہی سطح پر متحد کرنے اور انکے لئے مساوی ذرائع ترقی مہیا کرنے میں بلند معیار پر کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ افریقہ ہندوستان اور انڈونیشیا کی بڑی بڑی اسلامی جماعتیں اور چین اور جاپان کی چھوٹی اسلامی جماعتیں واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں۔ کہ اسلام میں ابھی تک مشرق اور مغرب کے متحارب ہونے والے عناصر کو متحد اور اکٹھا کرنے کی بہت بڑی قوت موجود ہے"۔

(Whither Islam)

مندرجہ بالا تحریر سے جو ایک عیسائی محقق کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان کامیابی کا پتہ چلتا ہے جو آپ کو انسانی مساوات کو قائم کرنے اور قومی اور طبقاتی اختلافات کو مٹانے میں حاصل ہوئی۔

ہندوستان کی مذہبی دنیا میں انقلاب

از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی الاسدی حیدر آباد دکن

ہندوستان کی حکومت (بحیثیت حکومت) لا مذہبی حکومت ہے مگر ہندوستان مختلف مذاہب کا سنگم ہے اس وقت کی موجودہ ہندی حالت یہ ہے کہ ہندو مذہب عملاً ختم ہو گیا ہے اس لئے کہ جن اصولوں کی بنیاد پر ہندو مذہب جاری تھا وہ ختم ہو گئے یا ہو رہے ہیں۔ ان اصولوں میں ذات پات چھوت چھات اور بت پرستی داخل تھے۔ بت پرستی گو مندروں میں موجود ہے لیکن عقائد کے عملی اظہار سے نکل رہی ہے اور چھوت چھات یا ذات پات کے امتیازات تو قانونی صورت اختیار کر گئے ہیں۔ اور تعزیرات ہند کا ایک فرد ہو چکے ہیں۔

مہاسبھا وغیرہ کے لیڈروں نے ہندو مت کو سیاسی ہندو ازم کی صورت میں تبدیل کر دیا ہے۔ بنزلی قوانین جو ہندو دھرم میں تھے ہندو کوڈ بل کے اجرا پر ایسی صورت اختیار کریں گے۔ جو اسلامی اصول کا ایک ناکہ ہوں گے۔

بت پرستی کو ختم کرنے کے لئے سوامی دیانند جی نے آواز اٹھائی۔ اور مہاتما گاندھی نے عملاً دہلی کے مندر سے بتوں کو دور رکھا اور عملاً انہوں نے ہندی اتحاد کا پرچار کیا اور یہ وہی تعلیم ہے جو اسلام نے دی ہے۔ تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم اب بدھ دھرم کے لیڈروں نے ایک مہم شروع کی ہے اور وہ

بتوں اور مورتیوں کا انہدام ہے

چنانچہ مورروس میں بدھ پورنیما کی تقریب پر فیکٹری کے مزدوروں اور ڈرد بڈر کا نگرام کے ارکان کے درمیان اسی اصل پر تصادم ہو گیا ڈراویڈ انکام کا ایک جلوس رماسوامی آئیکر کی قیادت میں اس مقصد کے لئے نکالا کہ

آج بت شکنی کا دن منایا جاوے

اور اس غرض کے لئے انہوں نے گنیش جی کی مورتی کا جلوس نکالا تاکہ ایک چوراہے پر اس کو توڑیں۔ مورتیوں کے خلاف نعرے لگائے گئے اور ایک جلسہ میں تقریریں بھی کی گئیں۔

اسلام (جو امن و سلامتی کا علمبردار ہے) نے سب سے پہلے دنیا میں مساوات انسانی۔ حریت ضمیر اور تمام مذاہب کے ہادیوں کے احترام کی آواز بلند کی بظاہر اس کی مخالفت کی جاتی رہی ہے لیکن عملاً دنیا اسلام کی طرف آ رہی ہے آج بعض مسلمان محلہ آوروں پر سخت نکتہ چینی کی جاتی ہے کہ انہوں نے بت شکنی کی میں تاریخی بحث میں نہیں پڑتا۔ مگر کیا کہا جائے گا۔ شری بابا نانک صاحب اور شریمان گورو گوبند سنگھ صاحب کو جنہوں نے اپنے عمل سے ایک قوم پیدا کر دی جو بتوں کی دشمن ہے اور گورو گوبند سنگھ صاحب نے تو ظفر نامہ میں اپنا منصب یہ قرار دیا کہ

آں بت پرست اند و من بت شکن

اور آج جو تحریک بدھ دھرم کے نمائندوں نے شروع کی ہے وہ بھی بت شکنی ہی کی تحریک ہے۔ میں بحیثیت ایک مسلمان کے قرآن کریم کی تعلیم کے موافق حضرت بدھ کو اللہ تعالیٰ کا ایک برگزیدہ مامور یقین کرتا ہوں۔ جو تعلیم وہ لے کر آئے تھے وہ اس زمانہ کی ضرورت کے موافق ایک خصوصیت رکھتی تھی تاہم مشترک صداقتیں جو ہمیشہ قائم رہتی ہیں اس میں موجود تھیں جن کی اسلام نے تکمیل کی۔ پس میں اس تحریک کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ جو لوگ سیاسی نقطہ خیال سے اتحاد اور حب وطن چاہتے ہیں انہیں ایک مرکز پر قائم ہونا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ واحد لاشریک ہے اور اس نے ہر عہد میں دنیا کی مختلف اقوام اور زمین کے مختلف حصص میں اپنے رشی۔ اوتار یا پیغمبر بھیجے اور ان سب پر ایمان لانا ہی مساوات۔ اتحاد اور امن پیدا کر سکتا ہے۔ تمام بڑے بڑے بزرگوں حضرت کرشن۔ مہاتما بدھ۔ حضرت زرتشت حضرت مسیح اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانہ کے متعلق اپنی ہی ایک بعثت کی خبر دی تھی۔ اور ہر قوم کے لوگ قائل ہیں کہ آنے والا اوتار اسی زمانہ میں آنا چاہیئے ہندوستان ہی کی پوتر بھومی سے یہ آواز بلند ہوئی ہے کہ

آنے والا آگیا

میں ان تمام حالات عصری کے پیش نظر کیا ملک کے دانشمندوں اور سلیم الفطرت لوگوں کو توجہ دلا سکتا ہوں کہ وہ جو چاہتے ہیں کہ ملک کا اخلاق بلند ہو۔ ملک میں امن اور اتحاد ہو وہ اس

آواز پر غور کریں

اس لئے کہ اس آواز کو قبول کرنے سے وہ قوت روح میں پیدا ہو گی جو دشمنوں کو بھائی بنا سکتی ہے ؎

من از ہمدردی است گفتم تو خود ہم فکر کن بارے
خرد از بہر ایں روز است اے دانا و ہوشیار

ـــ ـــ ـــ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ　نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هُوَ النَّاصِرُ

سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کو محفوظ کرنے کا انتظام

احباب اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں!

ـ ـ از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ ـ ـ

احباب کرام!

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

آپ کو علم ہے کہ ہماری جماعت کی تاریخ اب تک غیر محفوظ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بعض لوگوں نے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ بھی نامکمل ہیں۔ پس سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تاریخ سلسلہ احمدیہ کے مکمل کرانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے قریب زمانہ کی تاریخ مرتب کی جائے گی۔ تاکہ ضروری واقعات محفوظ ہو سکیں۔ سلسلہ کی تاریخ کئی جلدوں میں مکمل ہو گی۔ تین سال تک کام کا اندازہ ہے۔ اس کی چھپوائی اور لکھوائی وغیرہ پر کم از کم تیس پینتیس ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ صدر انجمن احمدیہ پر چونکہ اس وقت کافی بار ہے۔ اس لئے اس کام کا علیحدہ انتظام کرنے کے لئے میں احباب جماعت میں سر دست صرف مبلغ بارہ ہزار روپیہ کی تحریک اس کام کے لئے کر رہا ہوں۔ جب یہ روپیہ خرچ ہونے کو ہو گا۔ پھر اور اپیل کی جائیگی۔ جماعت کے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق فرمائی ہے۔ انہیں سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ تا یہ کام جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔

دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اس تحریک کے لئے مد کھول دی گئی ہے جو احباب اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں وہ اپنی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو "بمد تصنیف تاریخ سلسلہ احمدیہ" بھجوا دیں۔

یہ رقم میرے اختیار میں رہے گی اور میرے ہی دستخطوں سے برآمد ہو سکے گی۔

والسلام

مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ

۲۴-۴-۵۳

نوٹ:- حضور نے از راہ کرم اس تحریک میں جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے افراد کو بھی حصہ لینے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ لہٰذا احباب جماعت کو چاہیئے کہ حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔
احباب جماعت کی طرف سے جملہ رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام اس وضاحت کے ساتھ آنی چاہئیں کہ "امانت تاریخ احمدیت مد میں جمع ہو۔" (ناظر بیت المال قادیان)

ہندو مذہب

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیری

ہندوبیت ان معنوں میں کوئی مذہب ہی نہیں جن میں یہ لفظ عموماً استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے یہ مشکل پیش آتی ہے کہ ہندو مذہب کس کو قرار دیں۔ اسی لئے ہندو مذہب کی تعریف کرنے میں محققین کو بہت دقتیں پیش آئی ہیں؟ بہرحال بعض تعریفیں درج ذیل ہیں۔

(۱) کوئی کہتا ہے کہ ہندو مذہب وہی ہے جو ایک ہندو رکھتا ہے۔
(Guru Parsad sen, introduction to the study of Hinduisum P. 9)

(۲) کوئی کہتا ہے کہ وہ ان رسوم۔ عبادات عقائد۔ روایات اور صنمیات کا مجموعہ ہے جن کو برہمنوں کے احکام اور ان کی متبرک کتابوں کی تصدیق حاصل ہے۔ اور جنہیں برہمنوں کی تعلیمات نے پھیلایا ہے۔
(Lyall, Religiuous systems of the world P. 114)

(۳) کوئی کہتا ہے کہ تمام باشندگان ہند جو اسلام۔ جین مت۔ بدھ مت۔ مسیحیت۔ پارسی مذہب، یہودی مذہب یا دنیا کے کسی دوسرے مذہب سے تعلق نہیں رکھتے اور جن کا طریق عبادت رہبانیت سے لے کر بت پرستی تک وسیع ہو اور جن کے دینیات کلیتہً سنسکرت زبان میں لکھے ہوئے ہوں ہندو ہیں۔
(Census Report, Baroda 1901. P, 120)

ہندو مذہب کی بنیادی کتابیں

مختلف طبقات وگروہ کے عقائد شعائر، عبادات اور کتب دینیہ ایک دوسرے سے بالکل جدا ہیں تاہم ایک بڑی اکثریت نے تین قسم کی کتابوں کو دین کی اساس اور بنیاد کے طور پر استعمال کیا ہے۔

(۱) چاروں وید۔ رگ وید۔ یجروید۔ سام وید۔ اتھروید۔
(۲) گیتا۔
(۳) منوسمرتی

یہ تینوں قسم کی کتابیں تاریخی حیثیت سے تین مختلف دوروں سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۱) ویدوں کا تعلق اُس دور سے ہے جب آریہ قوم وسط ایشیا سے نکل کر ہندوستان پر حملہ آور ہوئی تھی۔

(۲) گیتا اُس دور کی کتاب ہے جب شمالی ہند پر آریوں کا تسلط قائم ہو چکا تھا۔

(۳) منوسمرتی اُس دور کے مذہبی وسیاسی اور تمدنی قوانین کا مجموعہ ہے جب ہندوستان پوری طرح آریہ ورت بن چکا تھا۔ غیر آریہ قوموں کی طاقت فنا ہو چکی تھی اور اس ملک میں آریہ قوم کی تہذیب عروج پر تھی۔ (ماخوذ از رسالہ محمد اسمٰعیل فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر)

---

* چو چشم حق شناس و نور عرفانت نہ بخشیدند
نہادی نام کافر لاجرم عشاق ملت را

اللہ تعالےٰ کی طرف سے بھی ان علماء کے متعلق بزبان حضرت مسیح موعود علیہ السلام آج سے ۶۰ سال قبل فرمایا "ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں ان کے چولھے ہیں۔ میری پرستش کی جگہ ان کے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں۔ اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں"۔
(تذکرہ صفحہ ۱۹۱)

علماء کی امن سوز حرکات اور من گھڑت اصول سے ظاہر ہو گیا ہے۔ اور ننگے بھی ہو گئے کہ آئندہ دستور پاکستان میں کس قسم کا تصور ایک مسلمان ہونے کے لئے پیش کرنا چاہتے تھے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کے کلام کو سنتے اور پورا ہوتا دیکھتے اور اس پر ایمان بھی لاتے ہیں۔

ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا

ولادتیں

قادیان ۹؍ جون بروز منگل عبد الحمید صاحب شیخوپوری درویش کے ہاں لڑکا تولد ہوا اور مورخہ ۷؍ جون بروز بدھ عبد السلام صاحب درویش کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ خدا تعالےٰ نومولودین کو لمبی عمر عطا فرمائے اور والدین کے لئے قرۃ العین کا موجب بنائے۔ آمین۔

پاکستان میں احراری اور مودودی احزاب کی اندھی مخالفت (بقیہ صفحہ ۱)

یہ تو ہیں کر کے پھل دیا ہی پایا
اُلفت نے انہیں کیا کیا دکھایا
بدی کا پھل بدی اور نامرادی
سبحان الذی اخزی الاعادی

مسلمانوں کو علماء مفسدین کے کئے کا پھل مل رہا ہے۔ اور ابھی باقی ہے۔ اس قسم کی توہین تکفیر نے انہیں کیا کیا دکھلانا ہے۔ انشاء اللہ اب تو احمدیت کی فتح ہے۔ ھذا ما وعدنا اللہ ورسولہٗ کا وقت ہے۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے موافق حکم الٰہی ہے۔ ناظرین کے مزید ازدیاد علم کے لئے وہ الہامات درج ہیں جنہیں آنیوالے واقعات کا علم اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا۔

(۱) الہام ۲؍ جون ۱۹۰۳ء بوقت ۲ بجے فرمایا الہام ہوا۔
قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

(۲) ۳؍ جون ۱۹۰۳ء الہام ہوا۔
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے
جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۶، ۲۷ مطبوعہ ۱۹۰۳ء)

فرمایا "اس کے یہ معنی سمجھائے گئے کہ عنقریب ایسے زبردست نشان ظاہر ہو جائیں گے جس سے کافر کہنے والے جو مجھے کافر کہنے والے تھے الزام میں پھنس جائیں گے اور کوئی گریز کی جگہ ان کے لئے باقی نہ رہے گی۔ یہ پیشگوئی ہے ہر ایک پڑھنے والا اس کو یاد رکھے"۔
(تحفہ گولڑویہ)

(۳) فرمایا الہام ہوا "کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے۔ وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے"۔ (تذکرہ صفحہ ۶۶۵ ۱۹۰۷ء)

(۴) فرمایا الہام ہوا "لاہور میں ہمارے پاک ممبر موجود ہیں ...... سب مولوی ننگے ہو جائیں گے"۔ (تذکرہ صفحہ ۲۷۶)

(۵) فرمایا الہام ہوا "فلاں کو پکڑ و فلاں چھوڑ دو"۔ (یہ فرشتوں کو حکم الٰہی ہے) صفحہ ۶۶۱ تذکرہ)

(۶) الہام ہوا "لاکھوں انسانوں کو تہ و بالا کر دوں گا"۔ (تذکرہ صفحہ ۶۵۵)

(۷) الہام ہوا "سیھزم الجمع ویولون الدبر"۔ (تذکرہ صفحہ ۴۲۵)

(۸) "بادشاہ ذلت پر جو تیر چلا دے۔ اسی تیر سے آپ مارا جاوے"۔ (تذکرہ صفحہ ۲۸۷)

(۹) "خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ"۔ (تذکرہ صفحہ ۱۹)

(۱۰) الہام ہوا "بدی کا بدلہ بدی"۔ (صفحہ ۶۶۵) فرمایا "زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر عقلمند کی نظر میں وہ غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملیگا...... نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ بچشم خود دیکھ لو گے ..... جہاں تک دنیا کی آبادی ہے ان سب کی اصلاح کے لئے مامور ہوں ...... تمام دنیا ان آفات سے حصہ لے گی خدا عناصر اربعہ میں سے ہر ایک عنصر میں نشان کے طور پر ایک طوفان برپا کر دیگا۔ ہر قوم میں ماتم پڑے گا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے وقت کو شناخت نہ کیا"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۲ ۱۹۰۷ء)

پاکستان میں علماء کے جماعت احمدیہ پر بے پناہ مظالم اور لاقانونی اور امن سوز حرکات روئے زمین کی اقوام اور خصوصاً مسلمانوں کے لئے باعث شرم بن گئی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے حکومت وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری فرض کی ہے حکومت کے بھی یہ علماء خود بے وفا اور باغی و قانون شکن ثابت ہو کر ننگے ہو گئے۔ اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ لوگ خدا تعالےٰ کی روحانی حکومت جو شرایت و عبادت کے رنگ میں اس کے بندوں کی اصلاح اخلاق کے لئے عائد ہوتی ہے کے بھی ایسے ہی باغی ہیں۔ پنجابی زبان میں عام ضرب المثل ہے "جو اس جہان اندھا او اُس جہان اندھا" قرآن پاک نے بھی فرمایا ہے کہ من کان فی ھذہٖ اعمیٰ فھو فی الاٰخرۃ اعمیٰ۔ یعنی جس کا ظاہر پاک اس کا اندر پاک ہے۔ علماء کی توڑ پھوڑ کی پالیسی نے دنیا بھر کے مفسدوں کو مات کر دیا۔ ان کا بڑے بڑے عمامے سبز و سفید چغے بلند ممبروں سے طلوع ہونا اور نبی کریم صلعم کی حب الوطن من الایمان جیسی احادیث کا ورد کرنا اور خود اس قدر بھول جانا کہ ایک بیہودہ و لایعنی مطالبہ کے نامنظور ہونے پر اپنے وطن کی اینٹ سے اینٹ بجانے لگ جانا اور اپنے پرامن ہم وطنوں ہم جنسوں کا قتل و غارت ثابت کرتا ہے کہ ان کا ظاہر و باطن بگڑ چکا اور یہ وہی ہیں جن کے متعلق آنحضرت صلعم نے (علماءھم شر من تحت ادیم السماء) کا لفظ ارشاد فرمایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ان کی کور باطنی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ فرمایا:- بجو

صداقت بانی سلسلہ احمدیہ اور ہندو دھرم

از مکرم جناب چیاشہ محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ

اخبار ریاست کی رائے :۔

یہ مذہب پر فریفتہ ہے اور بہت سخت جان واقع ہوا ہے۔ اسے گالیاں کھا کر بھی غصہ نہیں آتا۔ لوگ ان کی ہر جگہ مخالفت کرتے ہیں۔ مگر یہ ان کی پرواہ نہیں کرتا۔ تبلیغ پر جان دیتا ہے۔ اور دوسروں کو احمدی بنانا اس کی زندگی کا واحد مقصد ہے۔ اور یہ اپنی دُھن کا پکا ہے۔ نماز اور روزہ کا سخت پابند ہے۔ چندہ جمع کرنے میں بہت مشاق ہے۔ فطرت نیک ہے یہ ہندوؤں اور سکھوں کے بزرگوں کی عزت کرتا ہے اور شرع کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا۔ اسے دعا پر بہت یقین ہے۔ اگر اسے بھوک محسوس ہو تو یہ چاہتا ہے کہ روٹی کی جگہ دعا سے پیٹ بھرے۔ یہ تمام دنیا کو احمدی بنانے کے لئے بے چین رہتا ہے۔ تبلیغ کے لئے بڑے سے بڑے خطرات میں کود نے سے نہیں ڈرتا۔"

(ریاست دہلی ۲۴ رفروری ۵۷ء)

یہ اپرو کت اور ہرن جن میں ہندوؤں نے اقرار کیا ہے کہ ورتمان یگ کے جا پرش جنہوں نے پرماتما کی آگیا سے ایک جماعت کا ندمان کیا تھا وہ ان کی اس آگیا کا پالنا کر رہی ہے جس کی وہ آگیا دے گئے تھے۔ اور ان کا یہ کار یہ اپنے گرو کی ستیتا پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے آپنے تپ و بل سے ایک ایسی جاتی کا نرمان کیا جو کہ ایشور یہ حکموں کے انوں سار دہی اس کی پوجا اور اپار نے کا پرچار کرتی ہے اور اس کی شہادت سوئم اینہ دھرمی بھی دے رہے ہیں۔

دوسرا نیم ہندو دھرم نے کسی جا پرش کی ستیتا جانچنے کے لئے ایک نیم بتایا ہے۔ کہ جو آدمی پرماتما کی طرف سے نہیں ہوتا وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوتا۔ بلکہ ناکام ہوتا ہے اور دنیا اس کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتی اور وہ ناکام و نامراد دنیا سے چلے جاتے چنانچہ ایسے سینکڑوں انسان ہوئے جنہوں نے پرماتما کی اور سے گیان پراپتی کا دعویٰ کیا۔ پرنتو وہ اپنے اس دعویٰ میں جھوٹے تھے۔ اس لئے پرماتما نے ان کو نامراد اور ناکام دنیا سے اٹھا لیا۔ بھگوان آنند کند یوگیراج کرشن جی کے راج کے سمے میں بھی ایک آدمی نے کرشن کا دعویٰ کیا۔ اور وہ چونکہ جھوٹا تھا اس لئے وہ مارا گیا اور دنیا سے ناکام اور نامراد گیا جیسا کہ برہم پوران میں لکھا ہے کہ :۔

"پُنڈرک دنشی واسدیو نامک ایک راجہ تھا۔ وہ بھگوان واسدیو بیٹھا۔ کچھ اگیان موہت آدمیوں نے اس سے یہ کہا تھا کہ آپ ہی اس زمین پر واسدیو کے روپ ظاہر ہوئے ہیں۔ ان کی باتوں میں آکر وہ خود بھی اپنے آپ کو اوتار ظاہر کرنے لگا۔ واسدیو بننے کی دُھن وہ اپنی اصلیت کو بھول گیا۔ اور بھگوان وشنو کے جتنے نشانات تھے۔ ان کو سب دھارن کرنے لگا۔ اتنا ہی نہیں اُس نے بھگوان کرشن کے پاس اپنا ایک آدمی بھیجا۔ اور ان کو مقابلہ کے لئے بلایا اور کہا کہ تم نے جو واسدیو نام رکھا ہے۔ اور یہ کہتے ہو کہ میں اوتار ہوں اس کو چھوڑ دو ورنہ تمہاری خیر نہیں۔ بھگوان کرشن نے اس آدمی کے یہ شبد سنے اور فرمایا کہ عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کون سچا واسدیو اور کون جھوٹا ہے۔ چنانچہ وہاں تشریف لے گئے اور اس پاپی ناش کیا۔"

دھرم شاستر نے بھی اسی نیم کی پشٹی کرتے ہوئے فرمایا۔

[illegible]

ارتھ۔ سانپ کی برتی والے ارتھات لوگوں کو دکھ دینے والے پاپی اور کھل یعنی مفتری پرماتما پر جھوٹ باندھنے اور دوسروں کے ساتھ برائی کرنے والے دُشٹ ہرگز اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے اسی لئے یہ دنیا قائم ہے قرآن کریم میں بھی اس سدھانت کو بیان کرکے ایک راستباز کی ستیتا اور جھوٹے کا ناکام ہونا بیان فرمایا ہے۔

(۱) کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

(۲) انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا ویوم یقوم الاشہاد

(۳) قد خاب من افتریٰ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوے حضنہ فرماتے ہیں کہ :۔

"اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو۔ اور اس سلسلہ کو بے قدری سے نہ دیکھو جو خدا کی طرف سے تمہاری اصلاح کے لئے پیدا ہوا۔ اور یقیناً سمجھو اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا اور کوئی پوشیدہ ہاتھ اس کے ساتھ نہ ہوتا تو یہ سلسلہ کب کا تباہ ہو جاتا اور ایسا مفتری ایسی جلدی ہلاک ہو جاتا کہ اس کی ہڈیوں کا بھی پتہ نہ ملتا اپنی مخالفت کے کاروبار پر نظر ثانی کرو

یہ اگر انسان کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں ایسے کاذب کیلئے کافی تھا وہ پروردگار کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نہ تمہارے مکر کی خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار پھر آپ پرماتما سے اپنے لئے پرارتھنا کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہے بھگوان میں آپ کی طرف سے نہیں تو مجھے ہلاک کر دے برباد کر دے کیونکہ تو نے خود فرمایا ہے کہ :۔

[illegible]

ارتھات ہمیشہ سچا آدمی ہی کامیاب ہوتا ہے مفتری اور پرماتما پر جھوٹ بولنے والا نہیں۔ پس اگر میں تیری طرف سے نہیں کہ بدمن لوگ کہتے ہیں تو مجھے ہلاک کر دے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

اے قدیر و خالق ارض و سما
اے رحیم و مہربان و رہنما
اے کہ میداری تو بر دلہا نظر
کہ از تو نیست چیزے مستتر
گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تو دید است کہ ہستم بدگوہر
پارہ پارہ کن منِ بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را
بر دل شاں ابر رحمت ہا ببار
ہر مراد شاں بفضل خود برار
آتش افشاں بر در و دیوار من
دشمنم باش و تبہ کن کار من

ارتھ۔ اے بڑی قدرت والے اور زمین و آسمان کے خالق اور اے رحیم و مہربان اور ستیہ کا رنگ دکھانے والے اے وہ ستی پرماتما جس کی سوکشم درشٹی من کے بھاوؤں کو بھی جانتی ہے اور اس سے کوئی وستو پوشیدہ نہیں۔ تو مجھے پاپوں اور دشینوں میں نہیں پاتا ہے۔ اور اگر تو دیکھتا ہے کہ میں بدگہر ہوں تو مجھ بدکار کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال اور میرے شترووں کو خوش کر دے ان پر رحمتوں کا ابر برسا دے۔ اور ان کی مراد اپنے فضل سے پوری کر دے اور میرے در و دیوار پر آگ برسا دے اور اس کو بھسم کر دے اور میرا دشمن ہو جا اور میرا تمام کاروبار تباہ کر دے۔

تیسرا نیم شاستر میں لکھا ہے کہ

[illegible]

شاستر کار کہتے ہیں کہ میرو پہاڑ کا اپنی جگہ سے ہل جانا ممکن ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ بڑے بڑے سمندر اپنی جگہ سے ہل جائیں تھا ایسا سمجھو ہے کہ سورج۔ چندرما اور تارا گن اپنے اپنے ستھان سے ایک طرف ہو جائیں اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ زمین بھی اپنے ستھان سے ہٹ جائے۔ پرنتو یاد رکھو کہ پرماتما کا بتایا قول کبھی جھوٹا نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس نیم الوسلا جب ہم بھگوان آنند کند یوگیراج کرشن کے جیون پر درشٹی ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے پرماتما سے گیان حاصل کرکے مہابھارت میں پانڈوؤں کے جیتنے کی اس وقت پیشگوئی کی جبکہ پانڈو جنگلوں میں مارے مارے پھر رہے تھے۔ دیکھا ہے کہ بھگوان کرشن دوت بن کر ہستناپور جا رہے تھے تاکہ وہ کوروؤں کو سمجھائیں تب دروپدی نے بھگوان کرشن کا دامن پکڑ کر اپنے اُن لمبے لمبے بالوں کو پکڑ کر دشالی روتی ہوئی دروپدی نے کہا کہ ہے بھگوان آپ صلح کے لئے ہستناپور جا رہے ہیں تاکہ آپ کوروؤں کو سمجھائیں۔ لیکن میرے ان کھلے ہوئے بالوں کو جو کہ مٹی پڑنے سے گندے ہو گئے یاد رکھنا چنانچہ دروپدی نے کہا کہ :۔

[illegible]

ارتھ۔ دشاسن کے ہاتھوں سے کھینچے ہوئے میرے ان بالوں کو یاد رکھو۔ کیونکہ آپ سندھی کے لئے جا رہے ہیں۔ بھگوان کرشن نے دروپدی کی روتی ہوئی آواز کو سن کر آپ کا دل بھر آیا۔ اور آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ تب آپ نے اونچی آواز سے کہا ہے دروپدی تم یہ بات یاد رکھو کہ جن لوگوں نے تیرا نرادر کیا ہے وہ اس پاپ کا بدلہ ضرور پائیں گے۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پرنتو میری یہ بات ٹل نہیں سکتی۔ چنانچہ بھگوان نے فرمایا کہ :۔

चलेद्धि हिमवान् शैलो मेदिनी शतधा फलेत्। द्यौः पतेच्च सनक्षत्रा न मे मोघं वचो भवेत्॥ सत्यं ते प्रतिजानामि कृष्णे बाष्पो निगृह्यताम्। हतामित्रान् श्रिया युक्तान् अचिराद् द्रक्ष्यसे पतीन्॥ [illegible]

ارتھ۔ ہے کرشنے ہمالہ پھٹ جائے۔ پرتھوی کے سو ٹکڑے ہو جائیں۔ نکشتروں سمیت آکاش گر جائے۔ پرنتو میرا وچن کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ میں پرتگیا کر کے کہتا ہوں۔ کہ عنقریب پانڈو اپنے دشمنوں سے ہوں گے اور کامیاب ہوں گے اور کامیاب ہوں گے اور تو یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے بہت جلدی دیکھ لے گی۔ چنانچہ لوگوں نے دیکھ لیا کہ بھگوان کے منہ سے نکلی ہوئی یہ بات کس طرح پوری ہوئی کہ وہ کوروجن کی حکومت کی رکھشا کے لئے بھارت کے بڑے بڑے دیر یودھا جمع ہوئے تھے۔ اٹھارہ دن کے اندر خاک میں مل گئی۔ اُتّمان یگ کے مہاپرش بھگوان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی اپنی ستیتا کے لئے انیک پیشگوئیاں فرمائیں۔ جو کہ اپنے سمے پر پوری ہوئیں۔ ان سب کا ذکر کرنا کٹھن ہے ان میں سے میں ایک کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

آپ نے پرماتما کی آگیا انوسار یہ دعوے کیا کہ پرماتما نے مجھ کو وہ علوم اور معارف عطا فرمائے ہیں کہ جن میں دنیا کا کوئی آدمی میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ آپ نے اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی وغیرہ کتابیں عربی زبان میں لکھیں اور فرمایا کہ اگر کوئی وِدوان اعجاز احمدی کا جواب مقررہ وقت کے اندر لکھے تو اس کو دس ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ پرنتو آپ نے فرمایا کہ

"خدا تعالیٰ حکمن کی قلموں کو توڑ دے گا اور ان کے دلوں کو غبی کر دے گا۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۲۷)

پھر اگر بیس دن میں جو دسمبر کی دسویں کے دن کی شام تک ختم ہو جائے گی انہوں نے اس قصیدہ اور مضمون کا جواب چھاپ کر شائع کر دیا تو یوں سمجھو کہ میں نیست و نابود ہو گیا اور میرا سلسلہ باطل ہو گیا۔ اس صورت میں میری تمام جماعت کو چاہیئے کہ مجھے چھوڑ دیں اور قطع تعلق کر لیں۔"

(اعجاز احمدی صفحہ ۹)

اعجاز المسیح کے متعلق فرمایا کہ

فانّہٗ کتاب لیس لہٗ جواب
ومن کان مستجواب وتنمّرا
فسوف یریٰ انّہٗ تندّم
وتدمّرا۔ (اعجاز المسیح سرورق)

ارتھات۔ یہ وہ پستک ہے جس کا کوئی جواب نہیں اور یہ وہ منش ہے جو اس کے جواب کے لئے کھڑا ہو گا وہ دیکھے گا کہ کس طرح نادم اور شرمندہ ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ:۔

ان اجتمع اٰباؤھم وابناؤھم
اکفاؤھم وعلماؤھم وحکماؤھم وفقہاؤ
ھم علی اَن یاتوا بمثل ھذا التفسیر
فی ھذو المدّی القلیل المحقبر لایاتون
بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا
(اعجاز المسیح صفحہ ۵۵)

ابھپرائے بھگوان کے شبد بتاتے ہیں کہ آپ کو پرماتما پر کتنا وشواس تھا۔ اور یہ گھوشنا آپ نے ایشور کی آگیا انوسار ہی کی تھی۔ یدی آپ کی یہ گھوشنا پرماتما کی طرف سے نہ ہوتی تو یہ ضروری تھا کہ کوئی نہ کوئی عربی کا وِدوان ضرور اس کے جواب کے لئے کھڑا ہوتا اور اس کا جواب دینے کا یتن کرتا۔ پرنتو بڑے بڑے وِدوانوں کی قلمیں ٹوٹ گئیں۔ اور کسی میں یہ ہمت نہ ہوئی کہ وہ اس کے جواب دینے کی کوشش کرے۔ پس بھگوان کی یہ پیشگوئی کرنا کہ کوئی بھی اس کے جواب کے لئے کھڑا نہیں ہو گا۔ بتاتا ہے کہ یہ پیشگوئی آپ نے پرماتما کے حکم سے کی تھی۔ اور واقعات نے بتا دیا کہ اس کا جواب دینے کی اب تک کسی بھی وِدوان میں جراُت نہیں ہوئی۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پرماتما کی آگیا انوسار ایک پیشگوئی ۱۹۰۵ء میں فرمائی چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار
آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ ہوگا یہ کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیںگے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آبِ رودبار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگِ یاسمن
صبح کر دیگی انہیں مثلِ درختانِ چنار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیںگے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بے خود راہوار
خونِ مردوں سے کوہستان کے آبِ رواں
سُرخ ہوجائیںگے جیسے ہو شرابِ انجبار
مضمحل ہوجائینگے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی با حالِ زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشاں
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ ناشناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دارومدار
وحیِ حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی میں درحقیقت کئی پیشگوئیاں ہیں ان میں بتایا گیا ہے کہ اس آفتِ عظمیٰ تک زار کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ جب یہ جنگ ہو گی اس وقت اس کو صدمہ پہنچے گا۔ لیکن صدمہ اس قسم کا ہو گا کہ وہ مارا جائے۔ کیونکہ جو شخص مارا جائے۔ اس کی نسبت یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کا حال زار ہے۔ پس الفاظِ الہام بتاتے ہیں کہ اس کو موت نہیں آئے گی۔ بلکہ وہ نہایت تکلیف دہ عذابوں میں مبتلا ہو گا اور پھر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس آفت کیساتھ ہی زاروں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ کیونکہ اس آفت کا مورد کسی خاص شخص کو نہیں بلکہ زار کو بحیثیت عہدہ بتایا گیا ہے۔ اب دیکھئے یہ علامت کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پرماتما سے گیان حاصل کر کے بڑی تحدی کے ساتھ فرمایا کہ

وحیِ حق کی بات ہے ہو کر رہیگی بے خطا

ارتھات۔ یہ پرماتما کی بھوشیہ بانی ہے جو کہ پوری ہو کر رہے گی۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ سورج اپنے دھرم سے گر سکتا ہے۔ ممکن ہے پرتھوی اپنے دھرم کو چھوڑ جائے یہ بھی سمبھو ہے کہ اگنی ہو جائے پرنتو یہ ناممکن ہے۔ اپروکت بھوشیہ بانی جو کہ پرماتما کے حکم کے انوسار کی گئی ہے۔ وہ اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ پوری نہ ہو۔ پھر یہی نہیں بھگوان آگے فرماتے ہیں کہ:۔

اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دارومدار

ارتھات۔ اگر یہ بات پوری طرح پوری نہ ہو تو اے لوگو تم وشواس کر لو کہ میں پرماتما کی اور سے نہیں اور نہ ہی میرا پرماتما کے ساتھ کوئی سمبندھ ہے۔

پو جیہ گن آپ نے دیکھ لیا کہ جولائی ۱۹۱۸ء کو پرماتما کے اس مہاپرش کے یہ شبد کس طرح پورے ہوئے۔ پس اپروکت کتھنا سے یہ سدھ ہوتا ہے کہ آپ پرماتما کے بھگت تھے جن کو مانو سماج کے سدھار کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اور جو بات آپ نے پرماتما سے سن کر کہیں وہ سمے پر پوری ہوئی اور بھی بہت سی بھگوان کی پیشگوئیاں ہیں جن کا ورنن کرنا اس تھوڑے سے سمے میں اسمبھو ہے۔

بھگوان کے پرادربھاو کے پریوجن

اب میں ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ کے اوتار کے پریوجنوں کا ذکر کروں جن کو دھارن کر کے آپ نے سنسار کے [ ] رکھے۔ اس میں سندیہ نہیں کہ تمام اوتار جو کہ ابتدا دنیا سے پرماتما نے سنسار کے سدھار کے لئے بھیجے وہ ایک ہی مرکزی نقطہ کی طرف مانو سماج کو بلاتے رہے اور وہ پرماتما کی ایکتا یعنی توحید ہے ارتھات پرماتما کو ایک جاننا بلحاظ عبادت کے اور بلحاظ صفات کے تتھا ذات کے اس کو ایک جاننا۔ اس سدھانت کی اور پرماتما کے اوتار جنم دھارن کر کے لوگوں کو بلاتے رہے۔ بھگوان رام نے بھی اپنے سمے میں اسی سدھانت کی اور اپنے انویائیوں کو بلایا تھا۔ بھگوان فرماتے ہیں کہ

[illegible] विष्णु अवतार । [illegible] विविध [illegible] ॥ [illegible] । [illegible] योगी ॥

پھر بھگوان کرشن نے بھی اپنے سمے میں اس نیم کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ آپ نے ارجن کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہے ارجن میں تمہیں وہ یوگ بتاتا ہوں جو کہ ابتدا دنیا سے پرماتما اپنے بھگتوں کو دیتا آیا ہے۔ یہ یوگ چونکہ نشٹ ہو گیا تھا۔ اس لئے میں اس کو تازہ کرنے کے لئے آج پھر تمہیں بتاتا ہوں بھگوان کہتے ہیں

इमम् विवस्वते योगं प्रोक्तवानहमव्ययम्। विवस्वान्मनवे प्राह मनुरिक्ष्वाकवेऽब्रवीत्॥
एवं परम्पराप्राप्तमिमं राजर्षयो विदुः। स कालेनेह महता योगो नष्टः परंतप॥
स एवायं मया तेऽद्य योगः प्रोक्तः पुरातनः। (گیتا ا۴ ۳-۱)

ارتھات۔ ہے ارجن یہ یوگ جو میں تم کو بتانے لگا ہوں یہ کوئی نیا نہیں ہے۔ بلکہ ابتداء دنیا سے پرماتما نے ہی گیان وِوسوان کو دیا۔ پھر منو اور رکھشوا کو ملا۔ یہ یوگ چونکہ نشٹ ہو گیا تھا۔ اس لئے آج پھر میں تازہ کرتا ہوں۔ وہ گیان یہ ہے۔ بھگوان آگے چل کر فرماتے ہیں کہ:۔ (باقی)

سال بھر تبلیغ

بڑی بڑی لائبریریوں اور پبلک ریڈنگ روموں میں تبلیغی اغراض کے پیش نظر اخبار بدر جاری کئے جا رہے ہیں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے مالی وسعت دے رکھی ہے صرف چھ روپیہ سالانہ کے ساتھ ایک اخبار کے ذریعہ سال بھر تبلیغ کر سکتے ہیں اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ثواب حاصل کریں سلسلہ کو ایسے مخلصین کے تعاون کی زیادہ سے زیادہ ضرورت ہے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

پاکستان میں احراری اور مودودی احزاب کی اندھی مخالفت!

اور

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چمکتا ہوا نشان

(از مکرم حکیم محمد سعید صاحب مبلغ سرینگر (کشمیر))

ایک زمانہ تھا کہ دنیائے اسلام ان علماء کی ناسمجھی کی وجہ سے لفظ کافر کے معانی و مطالب سے بے خبر تھی اور عام مسلمان یہ سمجھنے لگ گئے تھے۔ کہ مسلمان وہی ہوتا ہے جس کو ہمارے مولوی کہہ سکیں۔ اور وہ کافر وہ ہے جسے یہ اکٹھے ہو کر اپنے فیصلہ میں کافر قرار دے دیں۔ یا کسی کو تین دفعہ کافر کافر کافر کہہ دے۔ یہ اثر یہاں تک وسیع ہوا۔ کہ نکاح جیسے پختہ میثاق کو تین دفعہ طلاق طلاق طلاق کر کے ایک سیکنڈ میں توڑوا دیتے رہے۔ گذشتہ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ جس پر مولویوں نے کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ اُس کو دنیا میں زندہ رہنے کے حقوق سے بھی محروم کر دیا جاتا رہا ہے۔ ابتداء سے ہی اسلام کا نرم و نازک اور وسیع میدان خالی پا کر مولویوں نے قبضہ میں رکھ کر اپنی من مانی کارروائیاں جاری کر دی تھیں جس کو اپنے یا اپنے مقاصد و عقائد کے خلاف دیکھا کافر بنا کر واجب القتل قرار دیدیا۔ اور جاہلوں و ان پڑھوں کو غازیان اسلام فاتحین کفر کا لقب دے کر مشہور کرتے اور ان غازیوں سے مطعونِ کفر کو قتل کروا دیتے۔ اگر کوئی غازی قاتل ثابت ہو کر سزایاب ہوتا تو اُسے شہید ملت مجاہد فی سبیل اللہ کا خطاب دیکر عوام جہلا کی حوصلہ افزائی کی جاتی۔ کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ یہ مفتیان کفر و الحاد کبھی خود شہید یا غازی یا مجاہد بنتے ہوں بلکہ عجیب و غریب باریک در باریک چالوں سے اپنے آپ کو ہمیشہ علماء دین۔ حفظۂ شریعت بیضاء۔ حماۃ شرع متین۔ وارث انبیاء بنی اسرائیل کے خطابات سے شہرت دیتے رہے ان کی اس عامیانہ پالیسی سے بڑے بڑے بادشاہ ترساں رہے۔ عجیب حسن اتفاق ہے جو حکومت مولویوں سے خائف رہی وہ انہیں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہو کر صفحۂ ہستی پر بدنام ہو کر نیست و نابود ہوتی رہی۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ اس میں کوئی مبالغہ نہیں۔ اسلام کی بڑی بڑی بزرگ شخصیتیں ان لوگوں کا شکار ہو گئیں۔ اسلام کے ابتدائی دور کے چاروں امام یعنی امام اعظم۔ امام مالک۔ امام شافعی۔ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہم پر کفر کا فتوے لگا کر سخت سے سخت سزائیں دلوائیں۔ امام اعظمؒ کو زہر دلوا کر قتل کروا دیا۔ امام مالکؒ پر ایسے مظالم ڈھائے گئے کہ ان کا ایک ہاتھ سخت شکنجے کسواتے نکل گیا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کافر بنا کر جلاوطن کئے گئے۔ اور تا وقتِ مرگ ان پر زمین تنگ کی گئی۔ حضرت بایزید بسطامی قطب الاقطاب۔ حضرت جنید بغدادی۔ شاہ جیلانی شیخ عبد القادر۔ شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی۔ مولانا روم۔ امام غزالی رضی اللہ عنہم جیسے عارف عاشق بزرگان کے کفر کا شکار رہے۔ بعض کو موت۔ بعض کو قید عمر۔ بعض کو جلاوطنی بعض کو کوڑے لگانے کے لئے قید۔ یہ سزائیں بالکل معمولی مسائل پر دیتے رہے۔ اور عوام کالانعام کو اپنے ساتھ رکھنے کی پالیسی اختیار کرتے رہے۔

انگریزی سلطنت کے ابتدائی دور میں جبکہ مسلمان تازہ تازہ اقتدار سے دستبردار ہوئے تھے اور پھر بھی اولین دولتمند ان ملک سے شمار کئے جاتے تھے۔ انہی علماء نے انگریزی زبان پڑھنے پڑھانے والوں پر کفر کے فتوے لگا دیئے۔ اور مسلمانوں کو چند سالوں میں تہذیب و تمدن تجارت صنعت و حرفت علم و حکمت وغیرہ میں سب قوموں سے پیچھے کر کے غریب مفلس و قلاش اور بے وقوف بنا کر رکھ دیا۔ مسلمانوں کے ایک ہمدرد اور جانثار خادم سر سید احمد خاں بالقابہ کو کافر بنا کر جوتیوں کا ہار گلے میں ڈال کر چھوڑا۔

آخر میں جب امام مہدی علیہ السلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کا ظہور خدا تعالےٰ کی مرضی سے قادیان میں ہو گیا۔ حضور نے شریعت کے جملہ اختلافی امور کو اللہ تعالےٰ کی وحی سے حل کر کے اسلام کے منور چہرہ سے اُس گرد کو دور کر کے روشن کرایا جو صدیوں سے ان مولویوں کی طمع کاریوں کے باعث پڑ چکی تھی۔ اور ببانگِ دہل اعلان فرما دیا۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امید وار

اللہ تعالےٰ نے اس اعلان میں بجلی سے تیز پھیلنے کا اثر رکھا جس سے دنیا بھر کے ان خشک زاہدوں اور بے عمل عالموں کے کیمپ میں کھلبلی سی مچ گئی اور انہوں نے اپنا سر پیٹ لیا اور لگے منصوبے باندھنے اور اپنی کفر ساز مشینوں کی تلاش کرنے۔ اسی اثناء میں اللہ تعالےٰ نے حضور کے ذریعہ ان مولویوں کی بدنیتی دیکھ کر وارننگ دی اور الہام ہوا۔

انی مھین من اراد اھانتک

"میں اس کو ذلیل کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا"۔ ایک عرصہ تک مولوی انگلیاں کاٹتے رہے اور شور و غل برپا کیا۔ اور گالیاں دیتے رہے۔ اور سر پیٹتے رہے۔ آخر اپنی پرانی رسم کے طور پر کفر پر اکٹھے ہو کر فتویٰ کفر سنا دیا۔ ان عوام پسند روبہ مزاجوں کو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ یہ بھی فرمایا۔ "جری اللہ فی حلل الانبیاء"۔ اللہ کا شیر نبیوں کے حلیوں میں ہے۔

انبیاء سے بغض و کیں اے غافلو اچھا نہیں
دور تر ہٹ جاؤ اس سے ہے یہ شیروں کی کچھار
جو خدا کا ہے اُسے للکارنا اچھا نہیں
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار
(در ثمین)

مولویوں کو اس پر صبر نہ آیا اور فتاوی کفر گھر گھر شہر شہر گشت لگاتے پھرے اور عوام میں ہر طرح کا طوفان بے تمیزی برپا کیا۔ کئی دفعہ قتل کے حملے کروائے گئے اور قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دینے کے الٹی میٹم دیئے گئے اور فتوے منوانے پر اپنا انتہائی زور لگایا گیا عوام مشتعل کئے گئے۔ حکومت انگریزی کے ایوانوں میں شور ڈالا۔ حضور مسیح موعود علیہ السلام حجت کے طور پر یہی فرماتے رہے "میں امام الزمان ہوں اور خدا میری تائید میں ہے اور وہ میرے لئے تیز تلوار کی طرح کھڑا ہے۔ اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو شرارت سے میرے مقابل پر کھڑا ہو گا وہ ذلیل اور شرمندہ کیا جائے گا دیکھو میں نے وہ حکم پہنچا دیا جو میرے ذمہ تھا"۔ (ضرورۃ الامام صفحہ ۲۶)

مگر ان مولویوں نے اللہ کی آواز پر کان نہ دھرے ملکی راج دواڑ کے ہاتھوں سے ایک دو کر کے نکل ہی گئے تھے۔ مگر پھر بھی یہ عوام کم فہم کی اکثریت پر راج کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ پر ان کی طرف سے اللہ تعالےٰ کی وسیع زمین اس تنگ کر دی گئی۔ کہ مطابق فتویٰ زمین کے اندر اور باہر کے حقوق سے بھی محروم کر دیا گیا۔ کئی افراد جماعت قتل ہو گئے۔ اور زمین کے اندر سے دفن شدہ لاشوں کے لئے بھی امان اٹھ گیا۔ جو کہ قبروں سے نکال کر باہر پھینک دیں۔ نکاح شدہ عورتوں کو اغوا کرنے کا حکم دیدیا گیا۔ اور ان دشمنانِ شرافت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ضد میں آ کر حلال و حرام کی تمیز کرنے سے اپنے غازیوں کو روک دیا وہ وہ کام کئے گئے۔ کہ ابلیس نے بھی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ اور جملہ حرام افعال کو عوام پر شریعت سے ثابت کرتے رہے۔ صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ رئیس اعظم و دستار پوش شاہانِ کابل جیسے فاضل اجل عالم باعمل احمدی پر کفر کا فتوے جا لگایا۔ دریں ناک میں حیوانوں جیسا سوراخ کروا کر ڈیڑھ من کی بیڑی ڈال کر سارے شہر کے گلی کوچوں میں عورتوں اور بچوں کا کھیل بنا کر غوغائے باطل کیا گیا۔ اور بعد ازاں زندہ زمین میں گاڑ کر سنگسار کر دیا۔ اس مظلوم و معصوم سید زادہ کو پتھروں سے شہید کروانے کے بعد چالیس دن ان کی لاش پتھروں کے نیچے سے نہ نکالنے دی۔ ان کی شہادت کے واقعات سن کر روح کانپ جاتی ہے اور بدن لرز جاتا ہے۔ مگر یہ درندگی اور سنگدلی ان مولویوں کی تھی جو ایسے جور و ستم ڈھانے کے بعد بھی اس پاک باطن سید کی لاش کے سرہانے جو کہ پتھروں کے ایک بڑے انبار میں دب گئی تھی چالیس دن رات پہرہ میں بیٹھے رہے۔ اس مرحوم کے ایک مرید صالح شیخ عبد الرحمان صاحب احمدی کو بکرے کی طرح لٹا کر ذبح کر دیا۔ کیا یہ واقعات کربلا کے مشابہ نہیں۔ الغرض ان مفتیان کافرگران کے ہاتھوں سے وہ وہ واقعات خدا تعالےٰ کی زمین پر رونما ہوئے ہیں کہ قلم لکھنے سے قاصر ہے۔ اور واللہ یہ حقیقت ہے۔ افغانستان کی مسلم حکومت کو دنیا بھر کی مہذب اقوام میں خونخوار۔ مذہب کے نام پر قتل و غارت کرنے والی۔ نافہم مولوی نما۔ جاہل۔ جابر حکومت کے نام سے رسوائے عالم کر دیا جس سے کابل کی سیاسیات پر ہولناک اور تباہی خیز انقلاب آئے اس بدقسمت سرزمین کی یہ حالت مولویوں کی ہی برکت سے ہے۔ جن کو قوم نے کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔

۲۔ آخر ہر چیز کی خدا تعالےٰ نے کوئی حد رکھی ہوتی ہے۔ اور اُس مہیمن اور قیوم العالم کی یہ سنت قدیم سے رہی ہے کہ جب باغبان تک قتل کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ تو پھر باغ کا مالک خود آتا ہے اور فیصلہ کر دیتا ہے"۔

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم
من در حریم قدس چراغ صداقتم
دستش محافظ است ز ہر باد صرصرم
سر سے لیکر پاؤں تک وہ یار مجھ میں ہے نہاں
اے میرے بدخواہ کرنا ہوش کر کے مجھ پہ وار
(درثمین المسیح موعود)

فرمایا "میرا انکار تیز تلوار پر ہاتھ مارنا ہے"

یعنی یہ فتوے لکھ کر تم نے اپنی موت پر دستخط کئے ہیں۔ اور ایسے ہی ہوا۔ علماء نے ہوش سے کام نہ لیا۔ اور اپنی پچھلی عادت کو قائم رکھا اور آتش تکفیر کے شرارے پیہم اُڑاتے چلے گئے بار بار ان پر شرافت کیساتھ مقابلہ کرنے کی اپیل کی جاتی رہی لاکھوں روپیہ کی کتب شائع کر کے حجت کی گئی۔ ہزاروں روپیہ کے انعام پیش کئے گئے۔ مگر کبھی آزمائش کے طور پر کوئی بھی سامنے نہ آسکا۔

انبیا کے طور پر ان پر ہوئی حجت تمام
ان کے جو حملے ہیں ان میں سب نبی ہیں حصہ دار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام
"انی مہین من اراد اہانتک"
انفرادی اور اجتماعی رنگ میں پورا ہو رہا ہے ان دشمنانِ مسیح وقت کی ذلت کا سلسلہ ختم ہوتا نظر نہیں آرہا ہے۔ موجودہ روشنی کے دور میں بھی پاکستان میں جا کر مولویوں نے آتشِ تکفیر بھڑکا رکھی ہے۔ جبکہ مسلمانوں کا مذہبی وقار غیر مسلموں کو بھی ساتھ رکھ کر یکساں ترقی کرنے کا خواہشمند ہے۔ اسلامی روایات کے مطابق دنیا کی جملہ اقوام بھی آپس میں یکسانیت کے پلیٹ فارم پر آنے کی آواز بلند کر رہی ہیں۔ مگر مولوی لوگ اپنے سے لوگوں کو الگ کرنے پر تلے ہیں۔ خدا خیر کرے یہ اسی توہین کا کہیں پھل تو نہیں ملنے لگا۔ رحم۔ رحم۔ اے خدا اپنے بندوں پر رحم۔

مودودی اور احراری باغیانہ طرزِ عمل اور شورش کا ہمارے ہاں کیا ردِ عمل ہوا۔ صرف اس قدر لکھ دینا کافی ہو گا کہ ان کفر افزاؤں پر (ہر قوم کی طرف سے) شہر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک لعنت و پھٹکار کی مار پڑ رہی ہے۔ اس لئے کہ ان نام کے علماء اور کندہ ناتراشوں نے ایسے نازک دور میں اسلام کے اندر شامل ہو کر اپنے گندے اخلاق کا مظاہرہ کر کے دنیا کے غیر مسلموں میں اسلام کے بانی صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے وطن کو بھی بدنام کر دیا ہے۔ افسوس کہ اس قسم کی اینٹی اسلام و احمدیت تحریک میں اسلام کے مولوی اور قوم کے لیڈران اسلام عاقبت اندیش حاکمان تک شمار کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے مذہب کو اس قسم کا کھیل بنا لیا ہے کہ کبھی اکثریت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے کام میں لگایا جاتا ہے۔ اور کبھی کسی کو اقلیت بنا کر بے روزگار کرنے کے کام پر صرف کیا جا رہا ہے سوچنے والے سوچ لیں کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ نے بیس پچیس سال قبل احراریوں کی اس قسم کی امن سوز اور خلافِ تعلیماتِ اسلام حرکات دیکھ کر فرمایا تھا کہ میں دیکھتا ہوں کہ احرار کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل رہی ہے"۔ آج عوام پر یہ ظاہر ہو چکا کہ احرار کی کارروائیاں ہمیشہ سے ملک و مذہب کے حق میں نقصان دہ ثابت ہو چکیں اور آج دنیا پر یہ بھی عیاں ہو چکا کہ کافر کے معانی و مطالب کیا ہیں اور کافر کہا کسے جاتا ہے اور کہ اس کا اہل کون ہو سکتا ہے۔ یہ ہوا "پاؤں تلے سے زمین کا نکل جانا"۔

احراری اور ان کے ساتھیوں کے مکروں سے جماعت احمدیہ کا آج تک کیا بگڑا کہ آئندہ بگڑے گا۔ مگر تاریخ ایسی فاش شکستوں کی گواہ بن کر باعثِ عبرت رہے گی۔ جبکہ آنے والی نسل اپنے ایسے راہنماؤں کے ان مطالبات پر غور کرے گی کہ اسلام کے نام پر کس قدر مضحکہ خیز اور نامعقول مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ احمدیوں کو ہمیں اقلیت بنا کر دے دو۔ کیونکہ ہم نے اپنی پوری سمجھ سوچ سے یہ فیصلہ کیا کہ یہ کافر ہیں۔ کیونکہ انہیں ملک کی کلیدی ملازمتوں سے ہٹانا ہے اور ایسا کرنے سے ہم اپنی حکومت کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ کہ تلاش کے ہٹائے جانے پر کوئی اعتراض نہ کر سکے۔ یہ لوگ ہم کو اور عام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اگرچہ آج یہ کہیں گے کہ ہم نہیں سمجھتے۔ مگر ضرور ان کے بڑوں نے ہمیں کافر سمجھا ہو گا۔ لہٰذا ہماری حکومت ہمارے ان مطالبات کو بغیر سوچے سمجھے قانون بنا کر ملک میں چلا دے۔ ورنہ نحن جمیع منتصر انما لشرذمۃ قلیلون۔ ہم انہیں ۲۲ر فروری ۱۹۵۳ء تک مطالبات پیش کردہ منظور نہ ہونے کی صورت میں ایسا مار بھگا دیں گے۔ جیسے مشرقی پنجاب سے ہندوؤں نے مسلمانوں کو مار بھگایا تھا"۔

احراری اور ان کے ساتھی مودودیوں نے سمجھ رکھا تھا کہ ہمارے ایسا کرنے سے حکومت پاکستان بطور شکریہ ہمارے مطالبات پیش ہوتے ہی قانون کی صورت دے کر لاگو کر دیں گی۔ اگر بفرضِ محال حکومت نے لیت و لعل کیا تو ہمارے ڈائریکٹ ایکشن کی کارروائیوں سے حکومت پاکستان ہی متاثر نہ ہو گی۔ بلکہ پاکستان کے اندر اور باہر کی اقوام ہماری ہم زبان ہو جائیں گی۔ تو خوب واہ واہ ہو گی اور ہم بھی قانونی ہیڈ مشہور ہوں گے۔ دنیا نے دیکھ لیا کہ ۲۲ر فروری گذر گیا اور ڈائریکٹ ایکشن کی عملی تصویر سامنے آ گئی۔ حکومت پاکستان نے جو جواب ان مطالبات کا دیا وہ سارے پاکستان کے یاد رکھنے کے لائق ہے۔
آنچہ فرمان ناظم الدین داد

ملک پاکستان دار و یاد:

یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ بھی بڑے بڑے طوفان برپا کئے جائیں گے اور سرِ حق کے پہاڑ سے ٹکرا ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہوتے رہیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے سنت مستمرہ ہے کہ باطل کا یہ طوفانی مد و جزر اپنی ہی ہستی ختم کرنے کی علامت مخصوص ہوتا ہے۔
وہ اپنا سر ہی پھوڑے گا اور اپنا خون ہی پیئے گا
باطل سرِ حق کے پہاڑ سے گر ٹکراتا ہے ٹکرانے دو
(امیر المومنین)

اس ضمن میں وہ پیغام جو امام جماعت احمدیہ نے جماعت کے نام - - - - - - - بھیجا درج کرنا ناظرین کے لئے دلچسپی کا باعث ہو گا۔ اور احراری لیڈران کے چھچھورا پن اور امام جماعت احمدیہ کے عزم و استقلال کا مقابلہ احراریوں کے ان بیانات سے کرنا ہو گا۔ جو ان کی طرف سے جنگ احزاب شروع کرنے سے پہلے کئے گئے تھے۔ حضور نے ۱۳ر فروری کے خطبہ میں اعلان فرمایا:-

"ہم تو صرف ایک بات جانتے ہیں کہ مومن منظم ہوتا ہے۔ وہ سیسہ پگھلائی دیوار کی طرح مضبوط ہوتا ہے۔ سیسہ پگھلائی ہوئی دیوار کو کوئی نہیں توڑ سکتا اگر وہ ٹوٹتی ہے تو اکٹھی ٹوٹتی ہے۔ پس تم جگہ کو مت چھوڑو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ڈاک کے ذریعہ اطلاع بھیجنا فضول اور لغو ہے۔ ڈاک خانے ہماری ڈاک ضائع کر دیتے ہیں۔ محکمہ ڈاک کے بعض ملازمین اتنے بے ایمان ہیں کہ وہ روٹیاں تو سرکار کی کھاتے ہیں اور نوکر احرار کے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ پس یاد رکھو اگر تم نے احمدیت کو سچا سمجھ کر مانا ہے۔ تو تمہیں یقین رکھنا چاہئے کہ احمدیت خدا تعالیٰ کی قائم کی ہوئی ہے۔ مودودی احراری ان کے ساتھی اگر احمدیت سے ٹکرائیں گے تو ان کا حال اس شخص کا سا ہو گا جو پہاڑ سے ٹکراتا ہے۔ اگر یہ لوگ جیت گئے۔ تو ہم جھوٹے ہیں۔ لیکن اگر ہم سچے ہیں تو یہی لوگ ہاریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ و باللہ التوفیق"۔
(ہفت روزہ بدر ۲۸ فروری ۱۹۵۳ء)

پاکستان میں جو کچھ ہوا تاریخ اسلام میں اس قسم کے واقعات ملتے ہیں۔ اپنی حکومت کے خلاف علماء کافر گران کی ایسی زبردست مہم کسی مسلمان فرقہ کو کافر بنانے کے بہانے آج تک نہ چلائی گئی تھی۔ اور نہ ان کافر گروں کو کوئی حکومت پکڑ سکی تھی۔ یہ جو غیر معمولی آثار علماء دہر میں ظاہر ہونے لگ گئے۔ اور ان کے کردار ان کی ایمانی کیفیات کا اظہار بھی کرنے لگے ہیں۔ اس سے ظاہر ہو چکا کہ آنحضرت صلعم کی احادیث علماء کے متعلق کس رنگ میں بھی پوری ہو رہی ہیں کہ اب عوام بھی آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کے متعلق شر من تحت ادیم السماء کا لفظ وارد ہوا ہے۔ باوجودیکہ ایک شخص اسلام پر ایمان کا اقراری ہے۔ مگر اس کو کافر کافر کہتے چلے جاتے ہیں یہ ان کی تنگ دلی و تعصب اور اسلام کی روح سے خالی ہو جانے کی علامت امتیاز ہے۔ حضور فرماتے ہیں ؎

اس تعصب پر نظر کرنا کہ میں اسلام پر
ہوں فدا پھر بھی مجھے کہتے ہیں کافر بار بار
غل مچاتے ہیں کہ یہ کافر ہے اور دجال ہے
پاک کو ناپاک سمجھے ہو گئے مردار خوار

مسیح پاک امام مہدی علیہ السلام پر ان علماء نے فتویٰ کو لگا کر عوام کم فہموں کو حق و صداقت سے روکنے کی کوشش کی ہے۔ ایک تو تمام منکرین کا گناہ ان کے سر پر ہے۔ دوسرے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کے فتوے کا گناہ ہے۔ تیسرے یہ علماء عصر حاضر آنحضرت صلعم کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ عوام نافہم لوگوں کو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ آپ آنحضرت صلعم کے بعد بنی اسرائیل کے انبیاء قدسیہ اور فیضان رسالت پر براہ راست حملہ ہے۔ یعنی اپنوں کا دروازہ بند کر کے غیروں کا دروازہ امت میں کھولتے ہیں۔ اور احمدی اگر اس عقیدہ سے انکار کرتے ہیں تو کافر کا فتویٰ سنا کر اقلیت بنانے پر زور دیتے ہیں۔ اور پھر ظلم پر ظلم کرتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو دو ہزار برس سے وجود عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر مانتے منواتے ہیں اور عجیب من گھڑت کہانیوں کا مسالہ لگا کر ان کے وجود کو انیس صد سالہ آسمانی جسم ثابت کرتے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو ۶۳ سالہ زمینی جسم ثابت کر کے درپردہ عیسائی مذہب کی امداد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں
مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا
رسولِ حق کو مٹی میں سلایا
مسیحا کو فلک پر ہے بٹھایا

(باقی صفحہ ... کالم ۳ پر)

بقیہ فہرست تحریک جدید دفتر دوم سال ۹ متعلقہ صفحہ نمبر ۲

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۳۷	مکرمہ علیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام حسین کرم الٰہی صاحب سکندر آباد	۹/۸/-
۳۸	مکرمہ صاحب بی بی صاحبہ والدہ سید جہانگیر صاحب سکندر آباد	۷/۱۲/-
۳۹	مکرم انور حسین صاحب فرزند اکبر حسین صاحب حیدر آباد	۱۱/-/-
۴۰	مکرم چراغ الدین صاحب بمبئی	۵/۱۲/-
۴۱	مکرمہ بی عائشہ صاحبہ پینگاڈی	۶/۱۴/-
۴۲	" بی آمنہ صاحبہ "	۶/۱۴/-
۴۳	" کے بی علیمہ صاحبہ "	۶/۲/-
۴۴	مکرم سید عبد القادر صاحب کٹک	۱۵/-/-
۴۵	مکرمہ عزیزہ خانم صاحبہ بھاگلپور	۵/۵/-
۴۶	" نور جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ محمود الحسن صاحب بھاگلپور	۵/-/-
۴۷	مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ احمد حسن صاحب بھاگلپور	۵/-/-
۴۸	مکرمہ شریفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی غلام نبی صاحب مبلغ راکڑ	۵/-/-
۴۹	مکرم غفور محمد صاحب راکڑ	۵/-/-
۵۰	مکرمہ اختری بیگم صاحبہ "	۵/-/-
۵۱	" سلیمہ بیگم صاحبہ "	۵/-/-
۵۲	مکرم بشیر احمد صاحب ناصر درویش قادیان منجانب والد صاحب	۶/-/-
۵۳	مکرم حبیب اللہ صاحب مبلغ سلسلہ	۲۰/-/-
۵۴	" محمد یوسف صاحب لاڑونی	۱۰/-/-
۵۵	" محمد رمضان صاحب	۱۶/۸/-
۵۶	" مخدوم حسین صاحب	۱۰/۸/-
۵۷	مکرمہ ماہ النساء بیگم صاحبہ سونگڑہ	۵/-/-
۵۸	مکرم ٹی عبد الرحمن صاحب ٹیلی چرہ	۲۹/-/-
۵۹	" عبد الغفار صاحب لون شورت	۵/-/-
۶۰	" انیتقو محمد مبارک صاحب کرڈاپلی اڑیسہ	۵/۲/-
۶۱	" سائیں دتہ صاحب جمشید پور	۶/۸/-
۶۲	" نذیر احمد صاحب چاولیا گنج	۱۰/-/-
۶۳	" جوگی خان صاحب "	۵/-/-
۶۴	" سید داؤد احمد صاحب مظفر پور	۲۰/-/-
۶۵	" عبد القدیر صاحب ناٹیک	۵/-/-
۶۶	مکرمہ اہلیہ صاحبہ شیخ نظام الدین صاحب خانپور ملکی مونگھیر	۲۸/-/-
۶۷	بیگمان امیر علی صاحب منگلور	۱۶/-/-
۶۸	مکرم ماسٹر عبد الرزاق صاحب گونڈہ	۱۱/-/-
۶۹	مکرم حافظ جمیل احمد صاحب درویش قادیان	۱۰/-/-
۷۰	مکرم محمد صادق صاحب حیدر آباد	۱۲/۸۳/
۷۱	مکرم چوہدری غلام احمد صاحب غوث بمبئی	۵/-/-
۷۲	مکرم منشی عبد اللطیف صاحب سرادنگر	۱۶/۸/-
۷۳	" عطاء الرحمن صاحب مولوی بی مونگیر	۱۳/-/-
۷۴	" مصاحب خان صاحب نرگاؤں	۵/۲/-
۷۵	مکرمہ اہلیہ صاحبہ مصاحب خان صاحب نرگاؤں	۵/۲/-
۷۶	مکرم سید محمد حسن صاحب سدانند پور	۵/-/-
۷۷	" محمد سرور صاحب دانی لبنا	۳۰/-/-
۷۸	مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد سرور صاحب دانی لبنا	۱۰/-/-
۷۹	" شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان	۵۸/-/-
۸۰	مکرمہ اہلیہ صاحبہ شمس الدین صاحب حیدر آباد	۵/۸/-
۸۱	مکرمہ اہلیہ صاحبہ محمد عبد السلام صاحب حیدر آباد	۷/-/-
۸۲	مکرم بشیر الاسلام فرزند محمد عبد اللہ صاحب حیدر آباد	۷/-/-
۸۳	مکرم مولوی عبد الجبار صاحب رشی نگر	۵/-/-
۸۴	مکرم غلام رسول صاحب رشی نگر	۵/-/-
۸۵	مکرم غلام محمد صاحب "	۵/-/-
۸۶	" محمد عبد اللہ صاحب بٹ "	۵/۱/-
	میزان	۱۱۱/۱۵/-

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے ۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

۱۳۵۴۷ - منکہ مرزا عبد الرشید ولد مرزا محمد عبد اللہ درویش قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن فتحپور رڈاکخانہ خاص ضلع گجرات حال کارکن دفتر وکالت مالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۴/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائیداد کوئی نہیں ۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۶۰/- روپے ہے ۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی ۔ العبد مرزا عبد الرشید دفتر وکالت مال ربوہ ۔ گواہ شد قاضی محمد رشید وکالت مال ربوہ ۔ گواہ شد ۔ حکیم عبد اللطیف شاہد دفتر قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ ۔

۱۳۵۰۹ - منکہ محمد اسحاق ولد چوہدری عطا محی الدین صاحب قوم بٹ سکھے پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن جنڈانوالہ چک ۱۹۵ ڈاکخانہ گی ۲۰۲ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ اس وقت میری جائیداد مشترکہ مربعہ ۴ اور مربعہ ۵ میں کل پچاس کنال ہے ۔ جس میں ۱/۸ حصہ کا مالک ہوں ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اس کے علاوہ میری ماہوار آمد ۴۰/- روپے اور ۲۶/- روپے مہنگائی الاؤنس ہے ۔ کل ۶۶/- روپے ماہوار کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں ۔ نیز بوقت وفات اگر اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی ۔ العبد محمد اسحاق موصی بقلم خود ۔ کاتب فضل دین بنگوی نمک فروش کارخانہ بازار لائلپور ۔ گواہ شد صدیق احمد برادر موصی ۔ گواہ شد محمد اشراق بقلم خود برادر موصی ۔

۱۳۵۱۶ - منکہ بشیر احمد ولد حکیم غلام حسن صاحب مرحوم پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی مکان نمبر ۲۰ گلی نمبر ۴۵ نہر و پارک سنت نگر لاہور میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ۔ (۱) پانچ کنال زمین جس کا بیشتر حصہ غیر ذی زرع ہے ۔ بمقام ہیلاں ضلع گجرات قیمتی اندازاً ۳۰۰/- روپے ہے ۔ (۲) ایک مکان نہ خام جس میں شرعی قوانین سے میرا تیسرا حصہ ہے ۔ جو کہ مذکورہ بالا گاؤں میں واقع ہے ۔ قیمتی اندازاً ۷۰۰/- روپے ہے ۔ (۳) میری ماہوار تنخواہ ۹۷/- روپے مع الاؤنس ہے ۔ میں اس سب جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں ۔ میرے مرنے پر کسی قسم کی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی ۔ العبد بشیر احمد لیبل رائٹر نجاب گورنمنٹ لاہور ۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۔ گواہ شد ۔ چوہدری محمد حسین سیکرٹری مال سنت نگر لاہور موصی نمبر ۶۸۹۶ -

۱۳۴۹۸ - منکہ فاطمہ بیگم زوجہ ماسٹر منظور محمد صاحب قوم بھٹی عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کھابڑہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ۔ حق مہر ۲۰۰/- جو کہ میں بصورت زیور وصول کر چکی ہوں ۔ زیور گانی ۳ ۱/۲ تولہ طلائی ۔ ٹمن ۲ ۱/۲ تولے طلائی ۔ کانٹے ۲ ۱/۲ تولے طلائی ۔ چاندی ۳۰ تولے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی ۔ الامتہ ۔ فاطمہ بیگم بقلم خود موصیہ ۔ گواہ شد نور محمد خاوند موصیہ حال تحصیل ہزارہ ضلع سرگودھا ۔ گواہ شد ۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۔

۱۳۵۴۳ - منکہ صغراں بیگم زوجہ رحمت علی صاحب قوم راجپوت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۶ء ساکن ڈگری گھمناں ڈاکخانہ جودھالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے ۔ ایک صد روپیہ حق مہر جو وصول شدہ ہے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں ۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی ۔ الامتہ نشان انگوٹھا صغراں بیگم موصیہ ۔ گواہ شد ۔ رحمت علی خاوند موصیہ ۔ گواہ شد ۔ علی محمد موصی صحابی گکھانوالی ۔

۱۳۴۸۴ - منکہ فاطمہ بی بی زوجہ دوست محمد صاحب عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن کوٹ مومن ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے ۔ حق مہر ۵۰/- روپے بذمہ خاوند ۔ زیور کانٹے طلائی ایک تولہ قیمتی ۸۰/- روپے کل ۱۳۰/- روپے ۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں ۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو گی ۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی ۔ الامتہ فاطمہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا ۔ گواہ شد ۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۔ گواہ شد شیخ نذیر احمد ولد شیخ دوست محمد بقلم خود ۔

۱۳۵۳۶ - منکہ شریفاں بیگم زوجہ خوشی محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈگری گھمناں ڈاکخانہ جودھالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے ۔ مہر ۲۰۰/- روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں ۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہو گی ۔ الامتہ شریفاں بیگم موصیہ نشان انگوٹھا ۔ گواہ شد مقصود احمد بقلم خود برادر موصیہ ۔ گواہ شد ۔ علی محمد موصی صحابی گکھانوالی ۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ

امریکہ کا بے نظیر اور عظیم الشان کتبخانہ

امریکہ کی لائبریری آف کانگرس آج دنیا کی سب سے بڑی لائبریریوں میں سے ایک ہے۔ آج سے ۱۵۳ برس قبل جب یہ شروع ہوئی تو اس میں ۷۴۰ کتابیں تھیں اب ۹۰ لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں۔

اس میں ایک کروڑ دس لاکھ مسودے۔ بیس لاکھ نقشے۔ ۷۵ ہزار کے قریب مائیکروفون کی ریلیں، ورچھوٹے ٹکڑے پائے جاتے ہیں۔ تین لاکھ گراموفون ریکارڈ۔ ۲۰ لاکھ فوٹو گراف تصویریں۔ ۷ لاکھ پانچ ہزار پمفلٹ مسودوں کے ڈھیر۔ پوسٹر اور دوسرے متفرق نوادرات پائی جاتی ہیں۔ اس کی ۲۵۰ میل لمبی الماریوں میں یہ سب کچھ ترتیب دیا گیا ہے۔ اگر ترتیب سے الماریاں کھڑی کی جائیں تو یہ اڑھائی سو میل لمبی جگہ گھیر یں گی۔

اس میں ہوائی جہاز۔ موسیقی ہسپانک کلچر جیسے موضوعات کی کتابیں پائی جاتی ہیں خاص عمارت اور اس کے ملحقہ حصہ سے متصل مطالعہ کے ۱۶ کمرہ ہیں۔ ریسرچ کا کام کرنے والوں کے لئے ۲۰۹ میزیں ہیں۔ متواتر استعمال کے لئے ۲۲۵ کمرے اور ایک سو الماریاں ہیں۔

نوادرات میں گوئٹنرگ بائیبل (انجیل) ہے۔ یہ پہلی کتاب ہے جو مغربی دنیا میں چھپی ہے اس لائبریری کے ایرکنڈیشنڈ تہ خانوں میں ڈیڑھ لاکھ نادر اور نایاب مسودے اور نسخے رکھے گئے ہیں۔

ہر قسم کی قانونی کتابوں کا مجموعہ تقریباً دس لاکھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس میں تقریباً تمام زبانوں میں ہر قسم کے قانونی معلومات ہیں۔ یہ لائبریری دنیا کی سب سے بڑی دو عمارتوں میں رکھی گئی ہے

(مرسلہ محمد ادریس صاحب ولد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل یادگیری)

~~~

منتخب خبریں!

برن۔ ۱۷ر جون۔ وزیر اعظم ہند پنڈت جواہر لال نہرو نے کل یہاں پہنچنے پر بتایا کہ سوئٹزرلینڈ میں ان کی مسٹر محمد علی یا سر ظفر اللہ سے کوئی ملاقات نہ ہوگی۔ نہ ہی وہ (پنڈت نہرو) مسٹر محمد علی کے ہمراہ جنرل نجیب سے ملاقات کریں گے۔

پنڈت نہرو کل جب یہاں پہنچے تو ان کا استقبال سوئٹزرلینڈ کے افسر استقبال، ہندوستان کے سفیر اور دوسرے لوگوں نے کیا۔ کل انہوں نے وزیر خارجہ سوئٹزرلینڈ سے کوریا کے جنگی قیدیوں کے نگران کمیشن میں ہند اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان تعاون کے بارے میں بات چیت کی۔ اس سے قبل انہوں نے صدر جمہوریہ سوئٹزرلینڈ سے بات چیت کی تھی۔ بعد میں پنڈت نہرو کے اعزاز میں ہندوستانی سفارت خانہ کی طرف سے ایک دعوت دی گئی جس میں ۵۰۰ مہمان شریک تھے۔ شام سوئس فیڈرل کونسل کی طرف سے پنڈت نہرو کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا گیا۔

آج وزیر اعظم ہندوستان کے سفیروں کے ساتھ ایک کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ جس میں غالباً کوریا میں ہندوستانی فوجوں کی ذمہ داریوں۔ یورپی ممالک اور ہند کے تعلقات نیز ان ممالک سے ہندوستان کی تجارت پر غور کیا جائے گا۔ وہ سوئٹزرلینڈ کے بارے میں تازہ ترین فیصلوں سے بھی ہندوستانی سفیروں کو مطلع کریں گے۔ لندن سے روانگی کے موقعہ پر انہوں نے اخباری نامہ نگاروں کو بتایا کہ سوئز کے متعلق جلد مذاکرات شروع ہونے چاہئیں کیونکہ ایسا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

ناگپور۔ ۱۶ر جون۔ مسٹر ایس۔ این اگروال جنرل سکرٹری کانگرس کمیٹی نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ کانگرس ملک کی سماجی اور اقتصادی ترقی کی خاطر دوسری سیاسی جماعتوں کا اشتراک و تعاون حاصل کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن اس قسم کے اشتراک و تعاون کو "کولیشن" کے لفظ سے تعبیر کرنا مناسب نہیں۔

آپ نے کہا کہ دوسرے ممالک میں بھی کولیشن یا متحدہ حکومتیں اس وقت بنائی جاتی ہیں جب قوم کو کسی زبردست جنگی صورت حال کا سامنا ہو یا جب برسر اقتدار پارٹی کو بہت ہی معمولی اکثریت حاصل ہو۔ ہندوستان میں دونوں باتوں میں سے کوئی بات بھی نہیں ہے۔ اس لئے آج کانگرس کولیشن کی جو باتیں ہو رہی ہیں وہ میری سمجھ میں نہیں آتیں البتہ ہم ہمیشہ اس بات کے لئے تیار رہے ہیں کہ تعمیری تعمیرات کی سرگرمیوں میں دوسری پارٹیوں کا تعاون حاصل کیا جائے۔

لسانی بنیاد پر صوبوں کی از سر نو تقسیم سے متعلق ایک سوال کے جواب میں مسٹر اگروال نے کہا کہ اس سلسلہ میں ایک اعلیٰ کمیشن مقرر کیا گیا ہے۔ جو حکومت کے روبرو اپنی سفارشات پیش کرے گا۔ پنجسالہ پلان کے متعلق ایک سوال کے جواب میں مسٹر اگروال نے کہا کہ اس منصوبہ کا مقصد عوام کے معیار زندگی کو بلند کرنا اور انہیں ان کی بنیادی ضرورتیں مہیا کرنا ہے اور ایسی بنیاد مہیا کرنا ہے جس پر مستقبل کی خوشحالی کی تعمیر عمل میں آ سکے۔

مسٹر اگروال برار کا پانچ روزہ دورہ ختم کرنے کے بعد آج ہی یہاں پہنچے ہیں۔

جنیوا۔ ۱۳ر جون۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی آج لندن سے جنیوا پہنچ گئے۔ وہ لندن سے ہوائی جہاز کے ذریعہ جنیوا کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ ہوائی اڈے پر انہوں نے پنڈت نہرو سے ملاقات کی۔

لندن میں روانگی سے قبل ایک بیان میں مسٹر محمد علی نے بتایا کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان تمام تصفیہ طلب مسائل پر کراچی میں باضابطہ طور پر بات چیت ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ لندن میں میرے اور پنڈت نہرو کے درمیان مذاکرات میں تصفیہ طلب مسائل پر جس حد تک اتفاق رائے ہوا ہے اس سے یقیناً کراچی کانفرنس میں مدد ملے گی

جنیوا سے مسٹر محمد علی قاہرہ جائیں گے۔ جہاں وہ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب سے ملاقات کریں گے۔

۱۲ر جون کو وہ قاہرہ پہنچ جائیں گے اور دو تین روز کے قیام کے بعد ۲۴ر جون کو کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

نئی دہلی۔ ۱۶ر جون۔ گذشتہ چند ہفتوں کے اندر چینی کی قیمتوں میں جو غیر مناسب اضافہ ہوا ہے اسے ختم کرنے کے لئے حکومت ہند نے کچھ فوری اقدامات کئے ہیں۔ ان میں ایک اقدام یہ بھی ہے کہ بمبئی، کلکتہ، کانپور اور دہلی جیسے تجارتی مرکزوں میں چینی کے کارخانوں کے ریزرو اسٹاک سے اسپیشل ریل گاڑیوں کے ذریعہ چینی لائی جائے گی۔ جسے ریاستی حکومتوں اور تقسیم کرنے والی دوسری ایجنسیوں کو ۲۷ روپیہ من کے حساب سے دیا جائے گا۔ تاکہ خوردہ فروش دوکانوں کے ذریعہ تقسیم کیا جا سکے اس کے علاوہ اس مقدار میں باہر سے بھی چینی درآمد کی جائے گی۔ جس حد تک کہ ذخیرہ اندوزی پر غالب آنے کے لئے ضروری ہوگی اس کے علاوہ چینی کی برآمد جس کی پہلے اجازت دیدی گئی تھی قطعی طور پر بند کر دی گئی ہے۔ گذشتہ ماہ چار ہزار ٹن چینی برآمد کی جانے والی تھی۔ لیکن اب اس آرڈر کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔

توقع کی جاتی ہے کہ ان اقدامات کے بعد چینی کی قیمت اس حد تک گر جائے گی۔ جس حد تک حکومت چاہتی ہے۔ لیکن اگر خاطر خواہ نتائج برآمد نہ ہوئے تو پھر حکومت مزید کارروائی کرے گی۔ مثال کے طور پر تاجروں اور دوکانداروں سے کہا جائے گا کہ وہ بھی فروخت کرنے کے لئے لائسنس حاصل کریں ان کے علاوہ ان سے مطلوبہ قیمت پر چینی حاصل کی جائے گی تاکہ اسے کنٹرول کے نرخ پر فروخت کیا جائے۔

محکمہ زراعت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اگر ضرورت محسوس کی گئی۔ تو حکومت سال رواں کی پیداوار سے آٹھ لاکھ ٹن چینی حاصل کرے گی۔ موجودہ اندازے کے مطابق توقع ہے کہ اس سال تقریباً تیرہ لاکھ ٹن چینی تیار ہوگی۔ یہ مقدار ملک کی ضروریات پورا کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس کے علاوہ چار لاکھ ٹن چینی گذشتہ سال کے اسٹاک میں سے بچے گی۔ اس وقت اگرچہ چینی کی تقسیم پر حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ لیکن وہ ملوں سے چینی کی فروختگی پر کنٹرول کرتی ہے اس لئے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ چینی کی قیمتوں میں اضافہ کی وجہ محض ذخیرہ اندوزی ہے یہی وجہ ہے کہ اگر قیمتیں کم نہ ہوئیں تو حکومت چینی کے اسٹاک اسکیم کو بروئے کار لانا چاہتی ہے۔

لندن: ۱۷ر جون۔ حکومت مدراس کے زرعی مشیر مسٹر دشواناتھن نے نیلگری کے علاقے میں تجارتی پیمانے پر شہد کی مکھیاں پالنے کا ایک منصوبہ حکومت کے روبرو پیش کیا ہے۔ اس سلسلہ میں انگلستان کی شہد کی مکھیاں منگوائی جائیں گی۔ کیونکہ وہ ہندوستان کی شہد کی مکھیوں کے مقابلے میں زیادہ شہد پیدا کرتی ہیں۔

لاہور۔ ۱۷ر جون۔ راولپنڈی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان نے کشمیر مسلم کانفرنس کے لیڈروں سے وعدہ کیا ہے کہ ہندوستان کے ساتھ مسئلہ کشمیر پر گفتگو کے دوران مناسب موقعہ پر آپ سے مشورہ کیا جائے گا۔

پاکستان کے مقبوضہ کشمیر کے لوگوں نے مطالبہ کیا تھا کہ ہندوستان کے ساتھ تصفیہ سے پہلے ہماری رائے بھی معلوم کر لی جائے۔
~~~